ماہنامہ

اخبار احمدیہ

مغربی جرمنی

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ نشان دکھاتا ہے، جب چاہتا ہے وہ دنیا کو قیامت بنانا نہیں چاہتا۔ اگر وہ ایسا کھلا ہوا ہو کہ جیسے سورج تو پھر ایمان کیا رہا؟ اور اس کا ثواب کیا؟ ایسی صورت میں کون بدبخت ہوگا جو انکار کرے گا؟ نشان بیّن ہوتے ہیں مگر ان کو باریک بین دیکھ سکتے ہیں اور کوئی نہیں۔ اور یہ دقّتِ نظر اور معرفت سعادت کی وجہ سے ملتی ہوتی ہے اور تقویٰ سے ملتی ہے۔ شکی اور فاسق اس کو نہیں دیکھ سکتا۔ ایمان اس وقت تک ایمان ہے جب تک اس میں کوئی پہلو اخفاء کا بھی ہو لیکن جب بالکل پردہ برانداز ہو تو وہ ایمان نہیں رہتا۔ اگر مٹھی بند ہو اور کوئی بتا دے کہ اس میں یہ ہے تو اس کی فراست قابلِ تعریف ہو سکتی ہے لیکن جب مٹھی کھول کر دکھا دی اور پھر کسی نے کہا کہ میں بتا دیتا ہوں تو کیا ہوا؟ یا پہلی رات کا چاند اگر کوئی دیکھ کر بتائے تو البتہ اسے تیز نظر کہیں گے لیکن جب چودھویں کا چاند ہو گیا اس وقت کوئی کہے کہ میں نے چاند دیکھ لیا وہ چڑھا ہوا ہے تو لوگ اس کو پاگل کہیں گے"۔

.... (ملفوظات جلد پنجم صہ ۲۶۴)

جماعت کے شاندار مستقبل کے حق میں ❖ احمدیت کی دوسری صدی کے سر پر ظاہر ہونے والا

ایک عظیم الشّان تغیّر!

دیوارِ برلن گرا دی گئی

چند روز قبل تک کون تصور کر سکتا تھا کہ آہنی دیوار برلن اس طرح آناً فاناً ریت کی دیوار ثابت ہوگی !؟ یہ عظیم الشان تبدیلی ہمارے خدا کی زندہ ہستی کا واضح ثبوت ہے اور احمدیت اور اسلام کی ترقی پر ہمارے ایمان کی تقویت کا باعث ہے۔

کون سوچ سکتا تھا کہ مشرقی حصے میں ۲۸ سال سے محبوس انسان فولادی پردے کے اس پار آ جا سکیں گے اور بغیر کسی پابندی کے وہاں گھومیں پھریں گے !! اس دیوار کے گرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے کمیونسٹ دنیا میں احمدیت اور اسلام کے نفوذ کے لیے نئی راہیں ہم پر آسان فرمائی ہیں۔

دنیا بھر، پورے یورپ اور خصوصاً جرمنی میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ہمارے سپرد ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے ہمیں تبلیغ کرنے کے مزید مواقع بہم پہنچائے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس سنہری موقعہ کو ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

جرمنی کی تمام جماعتوں کے ممبران عہدیداران اور داعیان الی اللہ پوری کوشش کر کے مشرقی جرمنی سے آنے والے مہمانوں کو اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ بالخصوص سرحدوں سے متصل جماعتیں اپنا یہ فرض ادا کریں۔

جماعت احمدیہ کمیونسٹ ممالک کی زبانوں میں لٹریچر تیار کر رہی تھی اور خیال یہ تھا کہ اس لٹریچر کو تبلیغ کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ فی الحال منصوبے بنائے جا رہے تھے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ موقع اس قدر جلد میسّر آ گیا۔

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ الودود نے مارچ ۱۹۸۸ء میں جرمنی کی ایک شہری پارلیمنٹ میں استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اہل جرمنی کے جماعت احمدیہ پر جو احسانات ہیں ہمارے پاس دنیوی وسائل اس قدر نہیں کہ ہم ان کو بدلہ دے سکیں، لیکن دعا کی دولت ہمیں میسّر ہے۔ حضور اقدس نے اس موقع پر ہمیں نصیحت فرمائی کہ ہم جرمنی کے لیے دعائیں کرنا نہ بھولیں اور اپنے نیک نمونہ سے ان کو اسلام کی طرف بلائیں۔

اب ہم اپنی دعاؤں میں یہ اضافہ کریں کہ اے قادرِ مطلق کمیونزم کے شکنجے کو ڈھیلا کر کے تو نے احسان فرمایا ہے اب ان باشندوں کو مادیّت پرستی کی لعنت سے چھٹکارا دے کر ان کی روحانیت کی طرف رہنمائی فرماتا ان علاقوں میں جلد جلد اسلام کے محبّت بھرے پیغام کی اشاعت ہو سکے۔

اگر اللہ تعالیٰ کا کرم شامل حال رہا، ہمیں دعاؤں کی توفیق ملتی رہی اور ہماری تبلیغی مساعی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا، تو بعید نہیں کہ ایک دن جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کا دائرہ کار اللہ کے فضل سے مغربی جرمنی سے نکل کر مشرقی جرمنی اور دیگر کمیونسٹ ملکوں پر محیط ہو جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر ے

(ع - ر - ا)

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

مغربی جرمنی

جنوری ——— ۱۹۹۰

صلح ——— ۱۳۶۹

نگران : عطاء اللہ کلیم

ایڈیٹر : مغفور احمد

کتابت : وسیم احمد

فہرست مضامین

- حیات طیبہ
- افریقہ اور غلبہ اسلام
- مکتوب ۔ مکرم امیر صاحب
- سلامتی کا تعویذ
- مجلس علم و عرفان
- اگر آپ کا بچہ
- یہ درد رہے گا بن کے دوا ...
- چک سکندر میں احمدیوں پر مظالم
- سود کا بہترین مصرف
- نظم ۔ ۱۹۵۳
- شراب ، کرسمس
- ۲۳ مارچ کا دن
- سوچو ۔ نظم
- احمدی نوجوان ۔ نظم
- یہی بہت ہے
- نقطۂ نظر
- رپورٹ جماعت کوبلنز
- خلاصہ رپورٹ یوم تبلیغ
- ۱۹۹۰ء کی اہم تقریبات

STOP PRESS

سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا گیا ہے کہ جنوری ۱۹۹۰ء کے آخر میں انشاءاللہ خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کی مجلس شوریٰ فرانکفرٹ میں انعقاد پذیر ہوگی ۔ اس موقعہ پر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کا انتخاب بھی ہوگا ۔

احکام القرآن

مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم

"جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے، وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے۔" (ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

احباب جماعت کے استفادہ کے لئے مولانا موصوف کی یہ کاوش قسط وار شائع کی جا رہی ہے (ادارہ)

(۱) یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ — اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جس نے آپ کو پیدا کیا ہے۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۱)

(۲) فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ — تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۵)

(۳) وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — اور تو ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں خوشخبری دے۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۶)

(۴) یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ — اے بنی اسرائیل میرے اس احسان کو یاد کرو جو میں تم پر کر چکا ہوں

(سورۃ البقرۃ آیت ۴۱)

(۵) وَاَوْفُوْا بِعَھْدِیْٓ اُوْفِ بِعَھْدِکُمْ — اور تم نے میرے ساتھ جو عہد کیا تھا اس کو پورا کرو، تب میں جو عہد تمہارے ساتھ کیا ہے اسکو پورا کروں گا۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۴۱)

(۶) وَاِیَّایَ فَارْھَبُوْنِ — اور مجھ ہی سے ڈرو

(سورۃ البقرۃ آیت ۴۱)

(۷) وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ — اور اس پر ایمان لاؤ جو میں نے اب اتارا ہے اور جو اس کلام کو جو تمہارے پاس ہے سچا کرنے والا ہے۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۴۲)

(۸) وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ — اور نماز کو قائم کرو

(سورۃ البقرۃ آیت ۴۴)

(۹) وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ — اور زکوۃ دو

(سورۃ البقرۃ آیت ۴۴)

(۱۰) وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ — اور خدا کی خالص پرستش کرنے والوں کے ساتھ مل کر خدا کی خالص پرستش کرو۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۴۴)

(۱۱) وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا — اور اس دن سے ڈرو کہ جس دن کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا قائم مقام نہ بن سکے گا۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۴۹)

قسط نمبر ۴

مکرم شیخ عبدالہادی صاحب
(سابق کنسلٹنٹ انجینئر۔ الجزائر)

حیاتِ طیبہ

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

نوٹ : "حیاۃ طیّبہ" محترم شیخ عبدالقادر صاحبؓ (سابق سوداگرمل) مربی جماعت احمدیہ کی تصنیف ہے' بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے حالات و سوانح پر یہ ایک مبسوط تالیف ہے' اس تالیف کا خلاصہ قسط وار احبابِ جماعت کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے تاکہ ہم اندازہ کرسکیں کہ جس شخص کے سپرد آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پیش گوئیوں کے ماتحت اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا عظیم الشّان کام کیا گیا ہے وہ کس درجہ اور کس معرفت کا انسان ہے"

حضور اقدسؑ کی دنیوی مشاغل سے کلیتًا فراغت کی خواہش

سیالکوٹ سے قادیان واپسی کے بعد حضرت اقدس علیہ السّلام کو پھر زمینداری کے کاموں میں مصروف ہونا پڑا۔ اور آپؑ کی زبردست خواہش' دنیوی مشاغل سے کلیتًا فراغت کی پوری ہوتی نظر نہ آئی۔ اس کے باوجود آپؑ کے وقت کا اکثر حصّہ قرآن شریف کے تدبّر اور عبادتِ الٰہی میں صرف ہوتا تھا۔ آپؑ کے والد ماجد طویل مقدمات کی پیروی کے باوجود اپنی جدّی جائیداد کے حصول میں ناکام رہے اور سخت غمگین رہنے لگے۔ آپکی رفیقۂ حیات کی جدائی اس غم اور حزن میں مزید اضافہ کا باعث ہوئی۔ اس صورتِ حال میں حضرت اقدسؑ کو اپنے والد محترم کے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موقعہ ملا اور اسی پاک تبدیلی اور دین کی طرف رجوع کو دیکھ کر حضرت اقدسؑ نے اپنے والد ماجد کی خدمت میں دنیوی امور سے کلیتًا فراغت کی درخواست بزبان فارسی ایک عریضہ کی صورت میں پیش کی۔ اس عریضہ کے آخری حصّہ کا ترجمہ درج ذیل ہے :

"......اس لئے میں چاہتا ہوں کہ باقی عمر گوشہ تنہائی اور کنجِ عزلت میں بسر کروں اور عوام اور ان کی مجالس سے علیحدگی اختیار کروں اور اللہ تعالیٰ سبحانہٗ کی یاد میں مصروف ہوجاؤں تا تلافی مافات کی صورت پیدا ہوجائے۔

عمر کا اکثر حصّہ گزر چکا ہے اور اب چند دن باقی رہ گئے ہیں' بہتر ہے کہ زندگی کی جو چند راتیں باقی ہیں ان کو میں خدا کی یاد میں صبح کردوں' کیونکہ دنیا کی کوئی پختہ بنیاد اور زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اور حیاتِ مستعار پر کوئی اعتماد نہیں۔ جس شخص کو اپنا فکر ہو اسے کسی آفت کا کیا غم"۔

ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ آپکے والد ماجد نے اس خط کا کیا جواب دیا۔ لیکن جو پاک تبدیلی آپؑ کے والد ماجد میں پیدا ہوچکی تھی اس کے پیشِ نظر قیاس غالب یہی ہے کہ انہوں نے حضرت اقدسؑ کے ان قیمتی جذبات کی پوری قدر کی ہوگی۔

سب سے پہلا الہام اور شاندار مستقبل کی بشارت

۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء

حضرت اقدسؑ کسی کام کے سلسلہ میں بٹالہ تشریف لے گئے اور ایک شخص کے اصرار پر جب آپ مولوی محمد حسین بٹالوی کے گھر پر تبادلہ خیالات کے لئے تشریف لے گئے تو وہاں ایک ہجوم مباحثہ سننے کیلئے بیتاب تھا۔ ان ایام میں عوام مسلمانوں میں مولوی صاحب کے خلاف شدید جذبات پائے جاتے تھے' حضرت اقدسؑ نے مولوی صاحب سے پوچھا آپ کا دعویٰ

کیا ہے' مولوی صاحب نے کہا میرا دعویٰ یہ ہے کہ قرآن مجید سب سے مقدم ہے' اس کے بعد اقوال رسول ؐ کا درجہ ہے اور میرے نزدیک کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ؐ کے مقابل کسی انسان کی بات قابل حجت نہیں حضور ؑ نے اس اعتقاد کو معقول اور ناقابلِ اعتراض قرار دیا اور مزید بحث محض للہ ترک کردی اور سامعین کے غصہ اور شور کی قطعاً پرواہ نہ کی۔ اسی رات کو اللہ تعالیٰ نے اس امر پر خاص خوشنودی کا اظہار الہاماً فرمایا، کہ

"خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم) اس کے بعد آپ کو عالم کشف میں وہ بادشاہ بھی دکھائے گئے' جو کہ گھوڑوں پر سوار تھے اور چھ سات سے کم نہ تھے۔

یاد رہے کہ یہ اس زمانے کا الہام ہے جب کہ آپ ؑ بالکل گمنام تھے اور کوئی شخص یہ تصور بھی نہ کرسکتا تھا کہ آپ ؑ کا مستقبل کیسا شاندار ہوگا۔

قادیان کے آریہ لالہ شرمپت کے لئے الٰہی خبر - ۱۸۷۰ء

لالہ شرمپت کے ایک عزیز لالہ بشمبرداس اور ایک اور ہندو خوشحال چند نامی ایک مقدمہ میں قید ہوگئے' ان دونوں نے عدالت عالیہ میں اپیل دائر کردی۔ لالہ شرمپت نے جو کہ حضرت اقدس کے پاس اکثر آیا کرتے تھے آپ ؑ سے اس اپیل کا انجام معلوم کرنے کی درخواست کی۔ حضور ؑ نے بذریعہ کشف خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر یہ خبر سنائی کہ اس مقدمہ کی مسل چیف کورٹ سے سیشن کورٹ میں واپس آئے گی جہاں اس کے بھائی کو تو نصف قید ہو جائے گی لیکن اس کا دوسرا ساتھی پوری سزا بھگتے گا۔ اتفاق کی بات ہے کہ چند دنوں بعد یہ افواہ مشہور ہوگئی کہ اپیل منظور ہوگئی ہے اور لالہ بشمبرداس بری ہوگئے ہیں۔ قادیان کے ہندو بہت خوش ہوئے کہ حضور کی پیشگوئی غلط نکلی۔ اب تو بازار میں یہ خبر بھی پھیل گئی کہ ملزم رہا ہوکر گاؤں واپس آگئے ہیں۔ حضور کو اس خبر پر سخت صدمہ ہوا کیونکہ حضور کا اصل مقصد تو اسلام کی صداقت اور برتری ثابت کرنا تھا۔ جب آپ ؑ کو یہ خبر پہنچی تو عشاء کی نماز کی تیاری ہو رہی تھی حضور فرماتے ہیں کہ: "اس غم سے میرے پر وہ حالت گزری جس کو خدا جانتا ہے۔ اس غم سے میں محسوس نہیں کرسکتا تھا کہ میں زندہ ہوں یا مرگیا ہوں۔ تب اس حالت میں نماز شروع کی گئی' جب میں سجدہ میں گیا تب مجھے یہ الہام ہوا کہ:

لَا تَحْزَنْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی

یعنی غم نہ کر تجھی کو غلبہ ہوگا۔ تب میں نے شرمپت کو اس سے اطلاع دی اور حقیقت یہ کھلی کہ اپیل صرف داخل کی گئی ہے یہ نہیں کہ بشمبر داس بری کیا گیا ہے۔" (قادیان کے آریہ اور ہم صد ۲۸، ۲۹)

چنانچہ بعد میں حضور کی طرف سے سنائی گئی الٰہی خبر حرف بحرف پوری ہوئی اور اسلام کی صداقت قادیان کے ہندوؤں پر پوری آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہوئی۔

کشوف میں گذشتہ بزرگوں سے ملاقات

۱۸۷۲ء میں آپ ؑ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھایا اور بے تکلفی سے آپس میں باتیں کیں[1]۔

قریباً 38 زمانہ میں حضرت بابا نانک صاحب ؓ سے خواب میں ملاقات کی اور انہوں نے اپنے تئیں مسلمان ظاہر کیا[2]۔

۱۸۷۵ء میں حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ نے خواب میں ملاقات کی اور آپ کو بتایا گیا کہ آپ کی روح اور سید عبدالقادر جیلانی ؒ کی روح کو خمیر فطرت میں باہم ایک مناسبت ہے[3]،

(۱ براہین احمدیہ حصہ سوم صد ۲۵۳۔ ۲ نزول المسیح صد ۲۰۴، ۳ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صد ۶۵)۔

آٹھ یا نو ماہ کے روزے اور انوار سماوی کا نزول

۱۸۷۵ء کے آخر یا ۱۸۷۶ء کے شروع میں آپ ؑ کو بذریعہ خواب اس امر کی ترغیب ملی کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنتِ خاندانِ نبوت ہے۔ چنانچہ آپ ؑ نے آٹھ یا نو ماہ تک خفیہ روزے رکھنے کا مجاہدہ کیا اور اپنی غذا کو اس قدر کم کرتے گئے کہ شاید صرف چند تولہ روٹی آٹھ پہر کے لئے آپ کی غذا تھی۔ اس قدر قلیل غذا کے باوجود خدا تعالیٰ نے آپ ؑ کو ہر بلا اور آفت سے محفوظ رکھا حضور اس طویل مجاہدہ کے نتیجے میں انوار سماوی کے نزول کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"...... اور اس قسم کے روزے کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے

چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاءؒ اس امت میں گزرے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع حسینؓ و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا اور یہ خواب نہ تھی بلکہ بیداری کی ایک قسم تھی۔ غرض اس طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے ہوتے تھے جن میں سے بعض چمکدار اور سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے، ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا کی کوئی ایسی لذت نہیں ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے، یعنی وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا جو اوپر سے نازل ہوا اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہوگئی۔ یہ روحانی امور ہیں کہ دنیا ان کو نہیں پہچانتی لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے"۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے"۔

(کتاب البریہ صفحہ ۱۶۴ - ۱۶۶)

آپؑ کے والد ماجد کی وفات اور دوسرا الہام

اوائل جون ۱۸۷۶ء میں آپ کو لاہور میں قیام کے دوران ایک خواب کے ذریعے تفہیم ہوئی کہ آپ کے والد صاحب کی وفات کا وقت قریب ہے، تب آپ جلدی سے واپس قادیان پہنچے اور والد صاحب کو مرض زحیر میں مبتلا پایا۔ مگر مرض کی شدت کم ہوگئی تھی، دوسرے دن دوپہر کے وقت حسب ارشاد والد صاحب آپ آرام فرمانے لگے چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ:

"میں آرام کے لئے ایک چوبارہ پر چلا گیا اور ایک نوکر پیر دبانے لگا کہ اتنے میں تھوڑی سی غنودگی ہوکر مجھے الہام ہوا والسماء والطارق یعنی قسم ہے آسمان کی جو قضا و قدر کا منبع ہے اور قسم ہے اس حادثہ کی جو آج آفتاب کے غروب کے بعد نازل ہوگا۔ اور مجھے سمجھایا گیا کہ یہ الہام بطور عزا پرسی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور حادثہ یہ ہے کہ آج ہی تمہارا والد آفتاب کے غروب کے بعد فوت ہو جائے گا..."

(کتاب البریہ صد ۱۶۰، ۱۶۱)

چنانچہ آپؑ کے والد ماجد اسی دن غروب آفتاب کے بعد وفات پاگئے۔ فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

پدری سایہ اٹھ جانے کے بعد طبعی صدمہ کے علاوہ آمدنی کے ذرائع منقطع ہوجانے کی وجہ سے آنے والی مشکلات کا احساس حضرت اقدس کے دل میں پیدا ہونا ایک قدرتی امر تھا مگر خدا تعالیٰ نے فوراً ہی آپ کو الہاماً تسلی دی، اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ، یعنی کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں؟ یہ دوسرا الہام تھا جس سے خدا تعالیٰ نے آپؑ کو نوازا۔ حضور فرماتے ہیں کہ:

"اس الہام نے عجیب سکینت اور اطمینان بخشا اور فولادی میخ کی طرح میرے دل میں دھنس گیا۔ پس مجھے خدائے عزوجل کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے اپنے مبشرانہ الہام کو ایسے طور سے مجھے سچا کر دکھلایا کہ میرے خیال و گمان میں بھی نہ تھا۔ میرا وہ ایسا متکفل ہوا کہ کبھی کسی کا باپ ہرگز متکفل نہیں ہوا ہوگا۔ میرے پر اس کے وہ متواتر احسان ہوئے کہ بالکل محال ہے کہ میں ان کا شمار کرسکوں"۔

(کتاب البریہ صد ۱۶۲، ۱۶۳)

مقدمہ ڈاک خانہ

۱۸۷۷ء میں امرتسر کے ایک عیسائی رلیارام وکیل نے آپؑ کے خلاف ایک مقدمہ درج کردیا۔ اس مقدمہ کی بنیاد اس نے یہ بنائی کہ حضورؑ نے ایک مضمون اس کے مطبع میں طبع ہونے کیلئے بذریعہ پوسٹ ایک پیکٹ کی شکل میں رجسی کی دونوں اطراف کھلی تھیں، ارسال کیا اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ حضورؑ کو قطعاً اس بات کا علم نہ تھا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً جرم تھا۔ ایسے جرم کی سزا قوانین ڈاکخانہ کی رو سے پانچ سو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ تک قید تھی۔ اس سلسلہ میں حضورؑ فرماتے ہیں کہ:

"...... اور قبل اس کے جو مجھے اس مقدمہ کی اطلاع ہو رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ" رلیارام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کیلئے بھیجا ہے اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس کر دیا ہے"۔

"میں جانتا ہوں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا وہ ایک ایسی نظیر ہے جو وکیلوں

کے کام آسکتی ہے ......" (آئینہ کمالاتِ اسلام)

حضور نے وکیلوں کے مشوروں کے برعکس راستی کا دامن نہ چھوڑا اور عدالت میں بلا توقف سچائی پر مبنی بیان دیا کہ

"یہ میرا ہی خط ہے اور میرا ہی پیکٹ ہے اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا۔ مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لئے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی نج کی بات تھی"۔

حضور کے مقابل پر ڈاکخانہ جات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی حاضر ہوا۔ حضور فرماتے ہیں کہ

"انجام کار جب وہ افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھ کو کہا کہ اچھا، آپ کیلئے رخصت! یہ سن کر میں عدالت سے باہر ہوا، اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجا لایا جس نے ایک انگریز افسر کے مقابل پر مجھ کو ہی فتح بخشی اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اس بلا سے مجھ کو نجات دی۔

میں نے اس سے پہلے یہ خواب بھی دیکھی تھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لئے ہاتھ مارا ہے، میں نے کہا کیا کرنے لگا ہے؟ تب اس نے ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا اور کہا کہ خیر ہے، خیر ہے"

(آئینہ کمالات اسلام صہ ۲۹۷-۲۹۹)

آپؑ کا خطرناک بیماری سے معجزانہ طور پر شفا پانا ۱۸۸۰ء

۱۸۸۰ء میں آپؑ پر قولنج کا ایک سخت حملہ ہوا۔ کم از کم سولہ دن تک بار بار حاجت ہو کر خون آتا رہا۔ اور حالت اس قدر نازک ہوگئی کہ یاس و ناامیدی اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔ اور آپؑ کے عزیزوں نے مایوس ہو کر دیواروں کے پیچھے کھڑے ہو کر رونا شروع کر دیا تھا اس وقت آپ کو شافی مطلق کی طرف سے الہاماً یہ دعا سکھلائی گئی کہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اور ساتھ ہی آپؑ کے دل میں یہ القاء ہوا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال اور یہ کلمات طیبات پڑھ اور اپنے سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر کہ اس سے تو شفا پائے گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"جلدی سے دریا کا پانی مع ریت منگوایا گیا اور میں نے اسی طرح عمل کرنا شروع کیا جیسا کہ مجھے تعلیم دی (گئی) تھی۔ اس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی اور تمام بدن میں سخت خطرناک جلن تھی اور بے اختیار طبیعت اس طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر۔ تا اس حالت سے نجات ہو۔ مگر جب وہ عمل شروع کیا تو مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے میں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ابھی پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بکلّی مجھے چھوڑ گئی اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے یہ الہام ہوا

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ

یعنی اگر تمہیں اس نشان میں شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا تو تم اس کی نظیر کوئی اور شفا پیش کرو"۔

(تریاق القلوب صہ ۳۷، ۳۸)

قادیان کے آریہ لالہ ملاوامل کی خطرناک بیماری سے معجزانہ شفایابی ۱۸۸۱ء۔

اوپر بیان کردہ نشان الٰہی کا تعلق تو حضور کی اپنی ذات اقدس کے ساتھ تھا۔ اسی قسم کا ایک واقعہ قادیان کے ایک شریف آریہ لالہ ملاوامل کے بارہ میں پیش آیا۔ لالہ ملاوامل اکثر حضور کو ملنے آیا کرتے تھے۔ ان کی مرض دق کی بیماری بہت پرانی تھی۔ مگر جب مرض اپنی انتہا کو پہنچ گئی اور امید کی کوئی کرن باقی نہ رہی تو ایک دن وہ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں پہنچ کر بے قراری سے رو پڑے۔ حضور فرماتے ہیں کہ:

"میرا دل اس کی عاجزانہ حالت پر پگھل گیا اور میں نے حضرت احدیّت میں اس کے حق میں دعا کی۔ چونکہ حضرت احدیت میں اس کی صحت مقدر تھی۔ اس لئے دعا کرنے کے ساتھ ہی الہام ہوا

قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا (بقیہ ۳۲)

افریقہ

اور

غلبۂ اسلام کی مہم

مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ اہم اعلان فرمایا ہے:
ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (صف)۔ جس کا ترجمہ یوں ہے کہ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو بھجوایا ہدایت اور دین حق کے ساتھ تا وہ اس دین (قرآن) کو سارے ادیان پر غالب کردے۔

چودہ سو سال میں اکثر مفسرین قرآن نے اس آیت کی تشریح میں لکھا ہے کہ دین اسلام کا یہ عظیم غلبہ حضرت امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا۔ حضرت امام مہدی (جو مسیح موعود بھی ہوں گے) کب آئیں گے اس کا جواب بھی پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کے سردار کی ایک حدیث سے ملتا ہے یکسر الصلیب کہ جب صلیبی مذہب اپنے پورے زوروں پر ہوگا تو اس کے زور کو توڑنے کیلئے حضرت مسیح و مہدی کا ظہور ہوگا چنانچہ عیسائیت کا عروج انیسویں صدی میں ہوا اور اسی صدی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور مہدی مسعود بنا کر ان سے یہ اعلان کروایا:

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے" (فتح اسلام)

ان کا ایک اور اہم اعلان بھی پڑھیئے:

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے... میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر و توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کو فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے... نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا ... قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام، اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کردے، وہ دن قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا، اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کردے گا"۔ (اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

غلبہ اسلام کی اس مہم کو تیز کرنے کے لئے بہت سے منصوبے شروع کئے گئے۔ اس زمانہ میں متحدہ ہندوستان میں غیر مذاہب بالخصوص عیسائیوں کا مقابلہ ڈٹ کر کیا گیا۔ ان کی لکھو کھہا کتب کے جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خود لکھے۔ ان سے مباحثات بھی ہوئے، جیسے "جنگ مقدس" کے نام سے ایک تو طبع بھی ہوا۔ آسمانی نشانوں کے ذریعہ بھی ان کا مقابلہ کیا اور پادری عبداللہ آتھم ایک زبردست نشان بنا۔ پھر ہندوستان سے باہر یورپ، امریکہ اور ایشیا کے علاوہ افریقہ میں تبلیغ اسلام کا جہاد شروع کیا گیا جو خلافت ثانیہ میں تحریک جدید کے ذریعہ شدت اختیار کرتا چلا گیا۔

افریقہ کا انتخاب کیوں ہوا — حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ایک وجہ یہ بیان فرمائی تھی کہ "خدا نے ان افریقن ممالک کو احمدیت کے لئے محفوظ رکھا ہوا ہے، اور اسلام کی ترقی کے ساتھ ان کا گہرا تعلق ہے"۔

ان ممالک میں تبلیغ اسلام کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے حضرت

مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہاں کے باشندوں میں حقیقی اسلام کا تعارف اور استحکام" نہ صرف ان لوگوں کی زندگی کا باعث ہوگا بلکہ ساری دنیا کو زندہ کرنے کا ذریعہ بن جائے گا۔ (خطبات ۱۸ فروری ۱۹۴۵ء مطبوعہ الفضل ۸ فروری ۱۹۶۱ء)

افریقہ کے سب سے پہلے مبلغ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ ۱۹۲۱ء میں فری ٹاؤن، سالٹ پانڈ (غانا) سے ہوتے ہوئے لیگوس (نائیجیریا) پہنچے اور وہاں نہ صرف لوگوں کو دین اسلام کی حقانیت سے آگاہ کیا بلکہ انہیں عیسائیوں کے چنگل سے آزاد کروانے کے لئے پہلے اسلامی پرائمری سکول کو بھی جاری کیا جسے وہاں کی حکومت اور لوگوں نے بنظر استحسان دیکھا اور ایک اخبار نے اسی کی خبر یوں شائع کی۔

A RED LETTER DAY

"۱۱ ستمبر کا دن نہ صرف جماعت احمدیہ کی مختصر سی جماعت بلکہ لیگوس کے تمام مسلمانوں کے لئے ایک سنہری دن قرار دیا جانا چاہیے۔ اس دن یہاں تعلیم الاسلام سکول کا اجرا ہوا جس کو مسلمان بچوں کی خاطر چلائیں گے۔ اس سے قبل کوئی سکول اس سے بہتر نیک تمناؤں اور با اثر شخصیت کے زیر سایہ شروع نہیں ہوا۔ جناب ریذیڈنٹ صاحب نے یوروبا زبان میں تقریر کرتے ہوئے اس موقع پر اپنی موجودگی پر خوشی کا اظہار کیا۔ ان کو یاد تھا کہ کس طرح آج سے چالیس سال قبل مسلمانوں کے سکول کا مسئلہ اس وقت کے SHITTA BEY کے سامنے پیش ہوا تھا۔ یہ بات ریذیڈنٹ صاحب کے لئے خوشی کا باعث تھی کہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ نے کس آسانی سے ایسے کام کی تکمیل کر دی تھی جس سے مسلمان اب تک محروم تھے۔

(THE AFRICAN MESSENGER SEP. 20, 1922)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا دورہ مغربی افریقہ

۱۹۷۰ء میں جماعت احمدیہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے مغربی افریقہ کا پہلی مرتبہ دورہ فرمایا اور پیش رو کے جاری کردہ منصوبوں کے شاندار نتائج مشاہدہ فرما کر یہ اعلان سیرالیون میں فرمایا:

"آج مسکراہٹوں کا دن ہے ہم اس لئے مسکرا رہے ہیں کہ اسلام کی فتح کا دن قریب آچکا ہے۔ آج وہ عظیم دن طلوع ہو چکا ہے جب اسلام کو ساری دنیا پر فتح حاصل ہوگی۔ اہل افریقہ کے دل اسلام کے لئے جیتے جائیں گے" انشاء اللہ۔ (ماہنامہ تحریک جدید تبوک ۱۳۵۰)

اور دل جیتنے کے لئے تبلیغ اسلام کو وسعت دینے کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کے رفاہی اداروں (سکولوں اور ہسپتالوں) میں تیزی سے اضافہ کیا جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں تحدائی تحریک کے مطابق کم از کم ایک لاکھ پونڈ خرچ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اور دورہ سے واپسی پر فرمایا:

"میں افریقہ کے ان ممالک (نائیجیریا۔ غانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، سیرالیون، گیمبیا) سے جو فوری وعدے کر کے آیا ہوں وہ ۳۰، ۴۰ ہسپتال کھولنے کا ہے۔ جسے ہم میڈیکل سینٹر کہتے ہیں اور تقریباً ۷۰/۸۰ ہائی اسکول ان ممالک میں بنانے ہیں" اور "میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دعاؤں کے ساتھ تدبیر کے ساتھ یہ توفیق مانگنی چاہیے کہ ہم کم از کم تیس ہیلتھ سینٹرز دس سال کے اندر اندر کھول دیں۔ یہ کام بڑا ضروری ہے۔ یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے نوجوانوں کے دل اور ہمارے بزرگ احمدی ڈاکٹروں کے دل بھی اس خدمت کے لئے کھول دے اور تیار کر دے اور ان کے دل میں خدمت کا جذبہ پیدا کر دے"۔ آپ نے اس اہم مسئلہ میں کامیابی کا طریق بھی متعین فرمایا ہے ـــ (الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۷۰ء)

"ہمیں غور و فکر کر کے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے کہ ہم کس طرح افریقن بھائیوں کی خدمت کر سکتے ہیں۔ آقا بن کر نہیں بلکہ دوست اور ساتھی کی حیثیت سے۔ ہماری دولت خدمت خلق ہے، اور یہی خدمت کا بہترین طریق ہے جس سے آنے والے دنوں میں سب انسان ایک خاندان کی طرح رہنا سیکھ جائیں گے۔

(سیرالیون ڈیلی میل ۶ مئی ۱۹۷۰ء)

احمدیہ ہسپتالوں اور سکولوں پر ایک طائرانہ نظر

وہاں ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۰ء تک صرف چار احمدیہ کلینک کام کر رہے تھے، ۱۹۷۰ء سے ۱۹۸۲ء تک ان کی تعداد بیس ہوگئی تھی اور اب یہ تعداد ۲۸ تک جا پہنچی ہے۔ اسی طرح ہائی سکولوں کی تعداد چالیس ہوگئی ہے تقسیم یوں ہے:

ملک	تعداد ہسپتال مع ڈینٹل کلینک	تعداد ہائر سیکنڈری سکول
نائجیریا	۸ (ایک ڈینٹل کلینک)	۶
غانا	۵	۷

(بقیہ صفحہ ۳۲)

اخبار احمدیہ میں اشاعت کیلئے

مکرم و محترم امیر صاحب کا خصوصی مکتوب

پیارے احمدی بھائیو اور بہنو ! .... السّلام علیکم ورحمت اللّٰہ وبرکاتہٗ

مجھے شدید خواہش محسوس ہوتی ہے کہ میں اخبار احمدیہ کے اعلیٰ معیار سے متعلق کچھ اظہار خیال کروں۔ مجھے وہ وقت اچھی طرح یاد ہے جب اخبار احمدیہ ابتدائی مراحل میں تھا اور ایک ایک شمارہ کی تیاری کے لئے خاصی تگ و دو اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ الحمدللہ ! آج ہمارے اخبار کا لے آؤٹ (LAY OUT) اور معیار واقعی قابلِ قدر ہے جماعت اور جملہ مسلمانوں کی فطرت میں تاہم یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ ایک حالت میں برقرار نہیں رہنا چاہتے اور اپنی محنت سے حاصل کردہ نتایج پر مطمئن نہیں ہوتے۔ ان کی فطرت یہ ہے کہ وہ نئے نصب العین مقرر کرکے ان کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ ساری جماعت جرمنی سے میری استدعا ہے کہ وہ انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر ہر سطح پر اپنے اخبار کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے تجاویز سوچیں اور ہمیں مطلع کریں۔ ہم کیسے اس اخبار کو زندگی سے قریب تر بنا سکتے ہیں ایک اچھی مثال ہمارے لئے لجنہ کے اخبار "خدیجہ" کی صورت میں سامنے آئی ہے۔ جس کا زیادہ تر حصّہ اردو میں شائع ہوتا ہے اور جس کے متعلق اس تھوڑے عرصہ میں جو مجھے علم ہو سکا ہے عملی طور پر مفید مضامین شائع ہوئے ہیں۔ ان میں ان تجربات کا ذکر ہے جو احمدی خواتین کو یہاں جرمنی میں حاصل ہوتے ہیں۔

میرے خیال میں اخبار احمدیہ کے اندر بعض لحاظ سے کچھ کمی ابھی باقی ہے۔ مثلاً اس صورت حال کا ذکر بہت کم ملتا ہے جو اس وقت جرمنی میں ہمیں درپیش ہے۔ "اخبار احمدیہ" جرمن میں ہماری جماعتی زندگی سے متعلق بہت کم مطلع کرتا ہے کہ یہ کیسے گزر رہی ہے یا اسے کیسے گزارا جانا چاہیئے۔ ان مشکلات اور مسائل سے متعلق بہت کم ذکر ہوتا ہے جن کا اس غیر اسلامی معاشرہ میں ہمیں سامنا ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جو بعض اوقات انتہائی جارحانہ رنگ میں ہر اسلامی قدر پر ردِّ عمل کا اظہار کرتا ہے۔ ان مسائل کا ذکر بھی کم ہوتا ہے جن کا سامنا ہمارے بچوں کو زیادہ سے زیادہ کرنا پڑتا ہے، سکولوں میں ــــ خصوصاً بچیوں کو۔ پیشہ ورانہ دلچسپیوں سے متعلق یا پھر ہمارے لئے اسلام کے دفاع کے کیا امکانات ہیں یا پھر اسلام کے مطابق زندگی گذارنے کے۔ میری خواہش ہے کہ کوئی ایسی کوشش کی جائے کہ مذکورہ بالا مسائل پر بحث و تمحیص کا آغاز ہو جائے۔ ایک اخبار کو حقیقی زندگی قارئین کے ارسال کردہ مواد سے ملتی ہے۔ مجھے اخبار احمدیہ پر تعمیری تنقید کی بہت کمی محسوس ہوتی ہے۔ ایک ایسی تنقید جو اخبار کو بہتر سے بہتر بنانے میں مدد دے اور اس کے ساتھ ساتھ جرمنی میں ہماری صورت حال کو بھی۔

مجھے قارئین کے خطوط کی کمی کے ساتھ ساتھ نمائندوں کی بھیجی ہوئی رپورٹوں کی کمی بھی محسوس ہوتی ہے۔ اکثر اوقات فرانکفرٹ یا زیادہ سے زیادہ فرانکفرٹ ریجن سے متعلقہ احمدیوں کی سرگرمیوں کا ذکر ملتا ہے۔ میری تمنّا ہے کہ بارہ تیرہ ہزار کی جماعت جو جرمنی کے کونہ کونہ پھیلی ہوئی ہے، دور دور سے جرمنی کے دور دراز حصّوں سے بھی اطلاعات شائع ہوں۔ وہاں کون کون سی تقریبات منعقد ہوئیں۔ وہاں کے باشندوں کے مسائل کیا ہیں ؛ کیوں نہ رسیاسی پناہ گزینوں کے، کیمپوں میں رہنے والوں کی زندگی کے مسائل یا بویریا کے دور افتادہ جنگلوں میں تبلیغی کام میں پیش مشکلات کا تذکرہ کیا جائے۔

اخبار احمدیہ کا وہ پہلو جو مَیں زیادہ سرگرم دیکھنے کا خواہشمند ہوں وہ زیادہ محنت، اپنے حالات کا زیادہ عمیق جائزہ

لینے اور شعوری طور پر اپنے گرد و پیش کا مطالعہ کرنے اور شعوری ردِ عمل ظاہر کرنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے، اور یہ تجربہ ایک ایسا تجربہ ہے جو ہم میں سے اکثر کے لیئے نیا ہے۔ ہم اپنے مشاہدات کا ایک دوسرے سے تبادلہ کرکے ہی اس تجربہ میں پیش قدمی کر سکتے ہیں۔ ہمیں سیکھنا چاہیئے کہ جرمنی میں اپنے گرد و پیش کے ماحول سے متعلق اپنے تجربات زیر بحث لائیں۔ اپنے مشاہدات کو خود تک محدود رکھ کر نہیں بلکہ انہیں دوسروں تک پہنچا کر ان میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں۔ ہم اجتماعی طور پر اپنے علم میں اضافہ کی کوشش کریں اس حقیقت سے انکار نہیں کہ ہم روایتی طور پر ہمیشہ مرکز سے استفسارات کرتے ہیں یا پھر سیّدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سوال پیش کرتے ہیں کہ ایک مخصوص صورت حال میں ہمیں کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ تاہم ہمیں خود بھی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے کہ ہمارے سوالوں کا جواب یہیں مل جائے۔ ہمیں یہاں خود سوچنا پڑے گا کہ ایک مخصوص صورت حال میں ہمارا لائحہ عمل کیا ہو یہاں پر غور و فکر کرنا پڑے گا کہ جرمنی میں بطور جماعت ہمارا موقف مثلاً جنسی تعلیم کے موضوع پر کیا ہے؟

یہ جنسی تعلیم انگلستان میں شاید کسی اور نوعیت کی ہو اور وہاں کی جماعت کا مسئلہ شاید کچھ اور ہو۔ ہمیں یہاں ان مسائل کے حل کی کوشش کرنی ہوگی۔ یہاں بعض ٹھوس حل تجویز کرنے ہوں گے اور پھر سیّدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رہنمائی اور مختلف امور پر واضح ارشاد کے لیئے درخواست کرنی ہوگی بہر صورت ہمیں پہلے خود ان معاملات پر غور و خوض کے لیئے تیار رہنا ہوگا۔ اور یہ تبھی ممکن ہے کہ جب ہم ان مسائل کو سرِ عام پیش کریں اور محض روایات کا سہارا لے کر بعض موضوعات کو قابل گرفت (TABU) قرار نہ دے دیں، بلکہ واضح اور نمایاں موقف اختیار کریں۔

ایک دفعہ پھر مختصراً جماعت کے جملہ مستعد ممبران سے میری گذارش ہے کہ اخبار احمدیہ کو مزید بہتر بنانے میں تعاون فرمائیں۔ اخبار احمدیہ کو زندگی سے بھرپور اور مزید سرگرم اخبار بنائیں۔ اس اخبار کو ایسا ذریعہ بنا دیں جو اسلامی ممالک میں پلے بڑھے مسلمانوں کو مغربی معاشرہ میں اسلام کی تبلیغ اور ترویج کا راستہ سجھا دے ایک ایسا راستہ جس پر یہاں رہنے والے مسلمان بھی چل سکیں۔ خصوصی طور پر میرے مخاطب جملہ مربیان کرام ممبران مجالس عاملہ اور جماعت کے دیگر کارکنان ہیں جو اپنی تحریروں سے اس میں حصہ لیں۔

ایک ایسی تکمیل، ہمیں پہلے ہی حاصل ہے جو اخبار احمدیہ کا ظاہری حسن پیش کرتی ہے اب اس کے باطنی حسن کو مزید نکھارنے کی سعی کی جانی چاہیئے۔

والسّلام

عبداللہ واگس ہاؤزر

(امیر جماعت، مغربی جرمنی)

(ترجمہ: عبدالرحیم احمد)

سلامتی کا تعویذ

محترم نصیر احمد صاحب قمر لندن

تقویٰ ایک عظیم الشان نیکی بلکہ تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔ یہ "آئینہ خالق نما" ہے، یہ "جوہر سیف دعا" ہے۔ یہ "فخر شان اولیاء" ہے۔ "علوم آسمانی اور اسرار قرآن کی واقفیت کے لئے تقویٰ پہلی شرط ہے"۔ الغرض ؎

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ ہے
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ ہے

سنو! ہے حاصل اسلام تقویٰ ہے
خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ ہے

مسلمانو! بناؤ نام تقویٰ ہے
کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ ہے

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے" اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے"

(ایام الصلح)

لیکن بدقسمتی سے آج یہ گوہر دنیا میں نایاب ہے، چنانچہ زمین قسما قسم کے فتن و فسادات کا شکار ہے۔ فسق و فجور اور معصیت کا زور ہے۔ امن و امان اٹھ چکا ہے اور روز بروز انتشار میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور اس بات کی شدت سے ضرورت ہے کہ نوع انسانی کو تقویٰ کی طرف بلایا جائے تاکہ معاشرہ بدیوں اور برائیوں سے نجات پاکر حسین اور پاک اور جنت نشان بن سکے۔

◉ — تقویٰ کا تعلق کسی خاص فرد یا گروہ سے نہیں، یہ صرف مومنوں سے ہی خاص نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے، خواہ کوئی مسلم ہو یا غیر مسلم، مومن ہو یا غیر مومن، شرقی ہو یا غربی، گورا ہو یا کالا، دیندار ہو یا دنیا دار۔ قرآن کریم بلا تمیز رنگ و نسل و مذہب و ملت تمام انسانوں کو اپنے پروردگار کا تقویٰ اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

يَآأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا

(النساء۔ ۲)

اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک (ہی) جان سے پیدا کیا اور اس (کی جنس) سے (ہی) اس کا جوڑا پیدا کیا۔ اور ان دونوں میں سے بہت سے مرد اور عورتیں (پیدا کر کے دنیا میں) پھیلائے۔ اور اللہ کا تقویٰ (اسی لئے بھی) اختیار کرو کہ اس کے ذریعہ سے تم آپس میں سوال کرتے ہو اور خصوصاً رشتہ داریوں (کے معاملہ) میں (تقویٰ سے کام لو)۔ اللہ تم پر یقیناً نگران ہے۔

◉ — تمام بنی نوع انسان کو تقویٰ کی تعلیم دینے کے علاوہ مومنوں کو خاص طور پر تقویٰ سے کام لینے کا حکم ہے۔ قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ ہر نبی و مرسل نے اپنی قوم کو تقویٰ کی تعلیم دی، اس

اس لئے کوئی شخص خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے اقوال و افعال میں تقویٰ اختیار کرے۔ یہ وہ قدر مشترک ہے کہ اگر تمام مذاہب کے پیرو تقویٰ کو اپنا شعار بنا لیں تو وہ اصلاح عالم میں ایک نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں اور دیکھتے، دیکھتے ایک حیرت انگیز پاک تبدیلی رونما ہو سکتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے

یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم ویغفرلکم ذنوبکم

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اور (ہمیشہ) قول سدید سے کام لو۔ (اگر تم ایسا کرو گے) تو (اس کے نتیجہ میں) وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح فرما دے گا، اور تمہیں تمہارے گناہ بخشش دے گا۔

◉ —— تقویٰ کا لفظ بہت وسیع مفہوم اور معانی پر مشتمل ہے جیسا کہ قبل ازیں ذکر گزر چکا ہے کہ ہر نبی و مرسل نے اپنی قوم کو تقویٰ کی تعلیم دی ہے لیکن جس وسعت جس گہرائی اور جس تفصیل کے ساتھ قرآن کریم نے تقویٰ کے مضمون پر روشنی ڈالی ہے اور جس شان کے ساتھ سید الاتقیاء، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اقوال و افعال اور اعمال میں تقویٰ کی حقیقت کو اجاگر فرمایا ہے وہ بے مثل اور بے نظیر ہے۔

حضرت ابی امامہ صدی بن عجلان الباہلی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع فقال:

"اتقوا اللہ وصلوا خمسکم وصوموا شھرکم وادوا زکاۃ اموالکم واطیعوا امراءکم تدخلوا جنۃ ربکم" —— (بحوالہ ریاض الصالحین)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور پنجوقتہ نمازوں کو ادا کرو۔ مہینہ بھر (رمضان) کے روزے رکھو، اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے امراء کی اطاعت کرو، تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

◉ —— تقویٰ کا تعلق صرف حقوق اللہ سے ہی نہیں بلکہ حقوق العباد سے بھی ہے، چنانچہ مذکورہ بالا حدیث نبوی میں تقویٰ کے حکم کو صلوٰۃ و صیام اور ادائے زکوٰۃ کے متعلق احکامات کے ساتھ بیان فرما کر اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور تقویٰ کے حکم کو ان سے مقدم لا کر یہ بھی بتا دیا گیا کہ تقویٰ کا تعلق صلوٰۃ کے ساتھ بھی ہے اور صیام کے ساتھ بھی اور ادائے زکوٰۃ سے بھی ہے اور اطاعت امراء کے ساتھ بھی۔ گویا ؎

"ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے"

وہ نمازیں اور وہ روزے جو تقویٰ سے عاری ہوں وہ انسان کو خدا تعالیٰ کی رضا کی جنت کی بجائے ہلاکت تک پہنچانے کا موجب ہوتے ہیں۔ اور وہ صدقات و زکوٰۃ جو تقویٰ کے ساتھ نہیں بلکہ ریاکاری کے تحت دی جائے وہ اموال و نفوس کا تزکیہ کرنے کی بجائے ایسے لوگوں کو تباہی و بربادی کے گڑھوں میں اتارنے کا ذریعہ بنتی ہے جبراً پڑھائی جانے والی نمازیں اور جبراً لی جانے والی زکوٰۃ اور ریاکارانہ اعمال معاشرہ میں پاکیزگی پیدا نہیں کرتے بلکہ ایسی قوم دن بدن فحشاء و منکرات میں بڑھتی چلی جاتی ہے اور ہلاکت اس کا مقدر بن جاتی ہے۔

◉ —— حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم)

اور اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ تقویٰ کا تعلق انسان کی کسی ایک صلاحیت یا استعداد کے ساتھ نہیں بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

"تقویٰ یہ ہے انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے، یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں:

"انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے، تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں، جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں، ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک

ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے" ـــــ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

ان ارشادات سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ تقویٰ کا مضمون بہت وسعت کا حامل ہے اور انسان کی تمام حرکات و سکنات، اور اعمال و افعال کے ساتھ اس کا ایک گہرا تعلق ہے۔

◉ ـــــ تقویٰ کے موضوع پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل ص)

◉ ـــــ کوئی شخص کب متقی کہلا سکتا ہے؟ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"متقی بننے کے واسطے ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق، ریاء، عجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے مقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔ یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں۔" (ملفوظات جلد چہارم)

گویا کسی کے تقویٰ کی جانچ کا معیار اس کے اخلاق ہیں۔

◉ ـــــ قرآن کریم میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کا عظیم الشان اعلان فرمایا گیا ہے، یہ آپؐ کے تقویٰ پر ایک زبردست دلیل ہے۔ آپ نہ صرف یہ کہ سب سے زیادہ متقی تھے بلکہ سید الاتقیاء تھے۔

◉ ـــــ تقویٰ کی کیا برکات ہیں؟ یہ مضمون بھی بہت وسیع ہے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے، جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے یا ایہا الذین اٰمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیاٰتکم ویجعل لکم نورًا تمشون بہ۔ یعنی اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے۔

یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا اور جن راہوں پر تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں، تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے" ـــــ (آئینہ کمالات اسلام)

اسی طرح فرمایا:

"اور ایسے ہی لوگوں کے لئے لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ہے، اور اس کے بعد ان کو کیا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولی ہو جاتا ہے، جیسے کہ وہ فرماتا ہے وھو یتولی الصالحین حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں، ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں، ان کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتے ہیں، ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار رہو۔

ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے کہ ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔" ـــــ (ملفوظات جلد چہارم)

◉ ـــــ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے ∴ نہ یہ ہم سے کہ احسانِ خدا ہے
کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے ∴ کہ یہ حاصل ہو جو شرطِ لقا ہے
یہی آئینہ خالق نما ہے ∴ یہی اک جوہر سیفِ دعا ہے
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے ∴ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
یہی اک فخر شانِ اولیا ہے ∴ بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے ∴ اگر سوچو یہی دارالجزا ہے
مجھے تقویٰ سے اس نے یہ جزا دی ∴ فسبحان الذی اخزی الاعادی

(بقیہ صفحہ ۳۲ پر)

مجلسِ علم و عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۸۷ء بمقام محمود ہال لندن

مرتبہ: محترمہ ثریا غازی صاحبہ (لندن)

سوال: ایک مسلمان اپنی دوکان یا ریسٹورنٹ میں شراب اور سوٗر کا کاروبار کرسکتا ہے یا حرام چیزوں کو بنا سکتا ہے یا بیچ سکتا ہے؟ (ایک غیر از جماعت دوست کا سوال)

جواب: حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت واضح طور پر حرام کاموں میں شریک ہونے والے، ان کی مدد کرنے والے یہاں تک کہ اگر اس کاروبار کے متعلق معاہدہ لکھنے کی ضرورت پڑے تو ایسا معاہدہ لکھنے والے پر بھی لعنت ڈالی ہے۔ یہ تمام امتِ محمدیہ کا متفق علیہ مسئلہ ہے کہ سوٗد اور شراب کا براہِ راست کاروبار حرام ہے۔ لیکن یہ معاملہ یہاں پر ہی ختم نہیں ہوتا بلکہ اس سے آگے اس کی باریک شکلیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور بالخصوص مغربی معاشرے میں رہائش پذیر مسلمانوں کے لئے کئی طرح کی دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں، مثلاً یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ ایک آدمی خود تو شراب اور سوٗر کا کاروبار نہیں کرتا لیکن ایسے ریسٹورنٹ میں ملازم ہے جہاں یہ کام ہوتا ہے، اگر اسلام اس سے بھی حکماً بند کر دے تو پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ سود بھی حرام ہے اس سے تعاون کرنے والے پر بھی لعنت ڈالی گئی ہے ایسی صورت میں بنکوں میں کام کرنے والے مسلمانوں کے متعلق کیا حکم ہے۔ پھر آگے یہ مسئلہ اور بھی پھیل جاتا ہے کہ جس معاشرے کی بنیاد سود پر ہو اور جس کا پورا مالی نظام حرام پر مبنی ہے اس میں ایک مسلمان رہ بھی سکتا ہے یا نہیں لہٰذا ہمیں کسی مقام پر حد لگانی پڑے گی اور اگر ضروری ہو اور کوئی متبادل راستہ نظر نہ آئے تو بعض چیزوں کو کراہت کے ساتھ قبول کرنا پڑے گا۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ جرمنی میں مجھ سے یہ سوال پوچھا گیا گو وہاں ایسے احمدی تو بہت ہی کم تھے جو براہ راست ایسے کاروبار کرتے تھے لیکن اکثر احمدی بالواسطہ ایسے کاروبار میں ملوث تھے اس وقت میں نے ان کو یہی ہدایات دی تھیں کہ اگر کسی کا اپنا ریسٹورنٹ ہے اور اس میں شراب اور سوٗر کا کاروبار ہے تو اس کو فوراً ان دونوں چیزوں کو ختم کر دینا چاہئے ورنہ اس کو جماعت سے خارج کر دیا جائے گا۔ کیونکہ ایسے شخص کا جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہ سکتا ہے جس کے اختیار میں ہو اور پھر بھی وہ شراب اور سوٗر کا کاروبار کرے، دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو ہوٹلوں میں کام کرتے ہیں ان کی بھی آگے دو شکلیں ہیں ایک تو وہ ہیں جو انتظامیہ میں کام کرتے ہیں اس میں تو کوئی حرج نہیں ورنہ اس غیر مسلم معاشرے میں مسلمانوں کا رہنا ممکن نہ ہو کیونکہ ہر جگہ حرمت کا کوئی نہ کوئی پہلو موجود ہے۔ دوسری شکل یہ ہے کہ وہ خود سوٗر پکاتا ہے یا شراب یا سوٗر SERVE کرتا ہے یہ کافی مکروہ صورت حال ہے۔ اگرچہ براہ راست ان پر اس کاروبار کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ایسے لوگوں کیلئے میری ہدایت تھی کہ جس قدر جلدی ہو سکے اس کے متبادل جگہ تلاش کرلیں۔ اور جس حد تک انسان کے اختیار میں ہے اس کام سے بچنے کی پوری کوشش کرے ورنہ ہمیشہ کے لئے آپ کے منہ پر داغ لگ جائے گا کہ ایک طرف تو آپ اس کو انسان کے لئے ضرر رساں خیال کرتے ہوئے اس کو حرام سمجھتے ہیں دوسری طرف آپ اس کو SERVE بھی کرتے ہیں، بعد میں جرمنی سے جو اطلاعات مجھے ملی ہیں ان کے مطابق بعض لڑکوں نے بڑی حیرت انگیز قربانی کا مظاہرہ کیا اور فوری طور پر بغیر کسی متبادل کام ملنے سے پہلے ہی استعفےٰ دے دیئے۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ حضرت اقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی خبر دی تھی کہ جب دجّال دنیا میں ظاہر ہوگا تو اس

صد ۳۲ پر

اگر آپ کا بچہ!

والدین کو بچّوں کی تربیت کیسے کرنی چاہیئے؟ اس بارہ میں ایک تجزیہ پیش کیا جارہا ہے، امید ہے والدین اس سے استفادہ کرنے کی کوشش کریں گے،

مکرم جمن بخش صاحب، نن سپیٹ

(۱) آوارہ مزاج بچوں کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان کی خواہشات اور والدین کی تمناؤں میں بڑا بعد ہوتا ہے۔ ایسے بچوں کی خواہشات ان کو ایک رُخ پر چلانا چاہتی ہیں اور والدین ان کو دوسرے رخ لے جانا چاہتے ہیں۔ لیکن اس رخ کو آپ منزل کا نام دے لیں تو بات زیادہ واضح ہو جائے گی۔

ضرورت ہے کہ والدین اور بچوں کی منزل یا منتہائے مقصود ایک ہو۔ ایسا کرنے کیلئے بڑا پتّہ مارنا پڑتا ہے اور بڑی حکمتِ عملی سے کام لینا پڑتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہے کہ والدین کے صبر و تحمل کا امتحان اسی موقعہ پر ہوتا ہے۔ اگر صبر و تحمل کی بجائے سختی کو بروئے کار لایا جائے تو نتائج انتہائی حوصلہ شکن ہوں گے، سختی سے نارمل بچہ بھی بگڑ جاتا ہے کیونکہ سختی اس کی انا پر کاری ضرب ہوتی ہے۔ آوارہ مزاج بچے بالخصوص سختی کو ہرگز برداشت نہیں کرتے، سختی کے خلاف ان کا ردِ عمل بڑا ہی شدید ہوتا ہے اور ان کے مرض میں سہ چند اضافہ کر دیتا ہے۔ اس لیے اگر آپ اپنے بگڑے ہوئے بچے کی اصلاح چاہتے ہیں تو سختی کی بجائے نرمی حکمت عملی اور صبر و تحمل سے کام لیں، مشاہدہ کہتا ہے کہ یہ طریق کار بڑا موثر ہوتا ہے، وہ زمانہ گیا جب مار پیٹ، سرزنش کو اصلاحی پروگرام میں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ آج اصلاح کی یہ تمام صورتیں غیر موثر ہی نہیں بلکہ نقصان دہ ثابت ہو چکی ہیں اور ان کی جگہ نرمی، دلیل اور پیار نے لے لی ہے۔

(۲) آوارہ مزاج بچوں کے ساتھ زیادہ گھل مل جانے کے ہر موقعہ سے فائدہ اٹھایا جائے۔ ان کے ساتھ اگر کھیلنے کی ضرورت پڑے تو والدین کو بڑھاپے میں بھی گریز نہیں کرنا چاہیئے۔ جہاں تک ذرائع اور وسائل اجازت دیں ان سے بڑھ کر بگڑے ہوئے بچوں پر خرچ کرنا ضروری ہے۔ ان کے لباس، کھانے پینے اور دیگر ضروریات کو ذاتی ضروریات پر ہر حالت میں ترجیح دی جائے، تاکہ آپ کے اور بچوں کے درمیان موانست کا رشتہ استوار رہے۔ یاد رکھیے! بچوں اور خاص طور پر بگڑے ہوئے بچوں کو آپ کی آمد و خرچ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ان کے پیش نظر ان کی بے جا ذاتی ضروریات ہیں، جو بہرحال پوری ہونی چاہیئں۔ مگر بعض چیزوں پر آپ کا خرچ نہیں ہوتا پھر بھی آپ ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ مثلاً بچوں کو اپنے ساتھ کھانا کھلائیے، سیر و تفریح کے لیے ان کو ساتھ لے جائیے۔ گھر کا کوئی کام ان کے سپرد کیجئے۔ باہر سے کھانے پینے کی کوئی چیز لائیں تو ان کے ذریعہ دوسرے بچوں میں تقسیم کرائیے۔ عزیزوں، دوستوں کے سامنے ان کی تعریف کیجئے۔ پڑھائی میں ان کا حوصلہ بڑھائیے۔ انہیں کہانیاں سنا سنا کر اچھی زندگی گزارنے کا ڈھنگ سکھائیے۔ ان کے ساتھ ہنس ہنس کر بولیئے۔ تیوری چڑھا کر رعب سے بات نہ کیجئے۔ ان کے دوستوں کو حتی الوسع نوازیئے۔ یعنی چائے یا کھانے پر بلا کر ان سے پوچھیئے کہ وقت کو ضائع کرنا بہتر ہے یا اپنے کام میں لانا۔

پھر اپنے بچوں کو کہانیوں کی خوبصورت چھوٹی چھوٹی کتابیں

پڑھنے کو دیجیئے۔ ان کتابوں کو قبل از وقت خود پڑھ لینا ضروری ہے۔ ان کو بہادر جرنیلوں، اور جان جوکھوں کے کارناموں کے قصے سنائیے ان سے پوچھتے رہیئے کہ آج تم دوستوں نے کہاں کہاں کی سیر کی ہے؟ یہ اور اسی قسم کی بہت سی سرگرمیاں آپ کے بگڑے ہوئے بچوں کو آپ کے قریب لے آئیں گی۔ لیکن کام کو مہم کے طور پر کیجئے۔ ظاہر ہے کہ اس مشکل مہم کے لیئے بے حد محنت، توجہ اور سوچ بچار کی ضرورت ہے جو آپ کے لیئے بہر حال ناگزیر ہے۔

(۳) باشعور والدین کبھی اپنے آوارہ مزاج بچوں کی نقل و حرکت سے غافل نہیں رہ سکتے۔ نقل و حرکت کا جائزہ لیتے وقت یہ ضروری بات ہے کہ بچوں چڑ جانے کا خطرہ ہوتا ہے جو آپ کی اصلاحی مہم کے لیئے بے حد نقصان دہ ہے۔ یہ کام جتنا مشکل نظر آتا ہے اتنا مشکل نہیں۔ شوق اور احتیاط ہر مشکل مرحلے کو آسان بنا دیتی ہے، اور ہر منزل کو قریب تر کر دیتی ہے۔

یہ جائزہ آپ کو مختلف مرحلوں میں کام دے گا اور آپ محسوس کریں گے کہ تھوڑے عرصہ کے بعد آپ کو علاج تبدیل کرنا پڑے گا علاج میں تبدیلی بھی ایک اچھی علامت ہے جس سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔

(۴) پھر یہ بات بھی نہایت ضروری ہے کہ علاج کے لیئے جو قدم بھی اٹھایا جائے اس پر میاں بیوی کا مکمل اتفاق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ بچے کے سامنے ہی میاں بیوی اپنے اختلافات کا شاخسانہ کھڑا کر دیں بعض حالات میں بچے اسی لیئے بھی خراب ہو جاتے ہیں کہ میاں بیوی اپنے جھگڑوں میں الجھے رہتے ہیں۔ ایسے والدین اولاد کی اصلاح کی طرف کوئی توجہ نہیں دے سکتے۔ ان افسوسناک حالات میں بچوں کا اپنی خام عقل کے باعث پتہ نہیں چلتا کہ والدین میں سے کس کی بات مانیں اور کس کی بات مسترد کر دیں۔

یہ ایک تسلیم شدہ امر ہے کہ والدین کا تھوڑا سا اختلاف بھی بچوں کے سامنے ایک شدید نوعیت اختیار کر لیتا ہے جس سے وہ بیحد متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرح والدین کا اپنا کردار بھی ایک اچھا یا برا نمونہ پیش کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ والدین کو اپنے بہترین کردار کا نمونہ اپنے بچوں کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔

(۵) ہر وقت کی پوچھ گچھ بھی بگڑے ہوئے بچوں کو شدید ردِ عمل پر مجبور کر دیتی ہے۔

(i) تم اتنی دیر کہاں رہے ہو ؟؟؟

(ii) تم کن کن دوستوں کے ساتھ آوارگی کرتے رہتے ہو؟؟؟

(iii) تم نے اتنے پیسے کیوں خرچ کر دیئے ؟؟؟

(iv) تم نے یہ چیز اتنے میں خریدی تھی اور ہمیں اتنے دام بتلائے باقی پیسے کہاں ہیں ؟؟؟

(v) اب اگر میں نے تمہیں فلاں فلاں کے ساتھ پھرتے دیکھا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا ؟؟؟

(vi) اگر پھر یہ غلطی ہوئی تو اس گھر میں تمہارے لیئے کوئی جگہ نہ ہوگی؟

یہ اور اسی طرح کی باتیں صورت حال کو بگاڑنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں، جس سے پرہیز اشد ضروری ہے، اگر آپ طبیعت کے اتنے ہی مجبور ہیں کہ یہ باتیں پوچھے بغیر نہیں رہ سکتے تو کیوں؟ اور اگر کو استعمال کیئے بغیر، حکمت عملی سے کام لیجئے۔ آپ بچے سے سب کچھ پوچھ بھی لیں گے اور بچے کو محسوس بھی نہیں ہوگا۔ مثلاً

سوال کی غلط صورت	سوال کی صحیح صورت
(i) تم اتنی دیر کہاں رہے ہو؟	(i) بھئی آج میں نے کتنی ہی دیر تمہارا انتظار کیا۔ اب آئے ہو تو مجھے چین آیا ہے
(ii) تم جھوٹ کہتے ہو کہ فلاں چیز اتنے داموں میں خریدی	(ii) دیکھو بیٹے! دو ایک دوکانداروں سے پوچھ کر چیز خریدا کرو۔ ایسا نہ ہو تم سے زیادہ پیسے لے لیں۔ یہ دوکاندار بڑے سیانے ہوتے ہیں۔ بس چلے تو گاہک پر داؤ چلا لیتے ہیں۔
(iii) تمہارے لیئے اب اس گھر میں کوئی جگہ نہیں!	(iii) یہ تمہارا ہی تو گھر ہے، تم دیر سے آتے ہو تو گھر بے رونق ہو جاتا ہے، اس کی رونق بڑھانے کیلئے دیر نہ کیا کرو۔
(iv) نا ہنجار دیکھو! اگر آج تمہارے بالوں کی تراشش شریفانہ نہ ہوئی تو استرے سے تمہارا سر صاف کر دیا جائے گا۔	(iv) برخوردار کل بازار میں سینکڑوں لوگوں کی موجودگی میں عجیب تماشہ دیکھا۔ دو لڑکوں کی آپس میں تو تکار ہو گئی۔ دونوں نے ایک دوسرے کے لمبے لمبے بال کھینچ کر اس زور سے جھنجوڑا کہ بال جڑ سے اکھڑ گئے۔ پھر لگے چیخنے اتنے میں پولیس آفیسر آگیا۔ دونوں کے بال صاف کرا کر صلح کرا دی۔

نوٹ : شائد بعض طبائع میں یہ خیال پیدا ہو کہ مغربی ممالک میں پولیس عام طور پر اس قسم کی دست اندازی نہیں کرتی۔

جی ہاں! آپ کی بات درست ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس حقیقت سے ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا کہ تھوڑے سے آوارہ مزاج طبقہ

کو چھوڑ کر دیگر تمام شرفاء اور سنجیدہ طبقہ میں ایسے افراد کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ اگر پولیس کے لفظ کو استعمال نہ بھی کیا جائے تو شریف طبقہ کے لوگوں کے تبصرے وقتاً فوقتاً بچے کو سنائے جائیں تو یہ عمل بھی اس قسم کی حرکت سے نفرت اور کراہت پیدا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

یہ سوالات نمونے کے طور پر لکھے ہیں۔ ان سے انداز گفتگو کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ انداز ایسا ہونا چاہیئے جو بگڑے ہوئے دماغ پر اتنا گراں نہ گزرے کہ اس کی بغاوت میں اضافہ ہو جائے۔ اس انداز کو اختیار کرنا کوئی مشکل بات نہیں۔ صرف احتیاط کی ضرورت ہے ــــ اور احتیاط بھی بے تکلف ہونی چاہیئے۔

(۶) عزیز و اقارب اور دوستوں کے سامنے بچوں کی بے راہ روی کو بڑھ بڑھ کر بیان کرنے سے بچے پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اس کے فطری وقار اور جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے اور وہ یہ محسوس کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس کے عزیزوں اور والدین میں سے کوئی بھی اس کا ہمنوا اور ہمدرد نہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ اپنی دنیا الگ بسانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس ناپختہ عمر میں اس کا یہ اقدام اسے بالعموم مزید برائی کی طرف لے جاتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ عزیزوں، دوستوں کے سامنے آوارہ مزاج بچے کی اس حد تک تعریف کر دی جائے جو زیادہ حد تک بے جا نہ ہو۔ اگر اس تعریف کا انداز بے حد بے جا ہو گا تو بچے کا شعور اس کو کذب بیانی پر محمول کرے گا۔ ایسی مثالوں کی کمی نہیں جہاں ہر وقت کی سرزنش اور تنقید سے بچے کے احساسات کو اس حد تک مجروح کر دیا گیا ہو کہ وہ انتہائی مایوسی کی حالت میں قابو سے باہر ہو جائے۔

یاد رکھیئے! اسی مایوسی کا ہی دوسرا نام نافرمانی، بغاوت اور سرکشی ہے جو بچے کو برائی کی راہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیتی ہے یہی ماہرین نفسیات کی رائے ہے، اور مشاہدہ بھی اسی رائے کی تصدیق کرتا ہے۔

(۷) اس سلسلہ میں ایک نکتہ نہایت اہم ہے کہ بچہ چاہے کتنا آوارہ ہو۔ اس میں عام بچوں کی نسبت انانیت اور وقار کا احساس زیادہ ہوتا ہے۔ اگر والدین اس انا اور احساسِ وقار کو صحیح انداز میں تسکین مہیا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو بچے کی اصلاح کی راہ ہموار ہو جاتی ہے۔

مندرجہ بالا طریقے اسی انا کی تسکین اور راہنمائی میں مدد دیتے ہیں۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ والدین یا عزیزوں کو موجودہ پیچیدہ زندگی میں کہاں اتنی فرصت ہے کہ وہ اصلاح کے ہر طریقے کو صبر و تحمل اور ہمت و استقامت سے آزمائیں۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے بچے کے اساتذہ ایک عظیم الشان کردار ادا کر سکتے ہیں ــــ لیکن شرط یہ ہے کہ ان اساتذہ میں خلوص اور اصلاح کا جذبہ موجود ہو اور والدین اور اساتذہ میں مسلسل رابطہ قائم رہے۔ اب تک جو طریقے ہم نے بیان کئے ہیں وہ والدین کی سرگرمیوں تک محدود تھے، سرگرمیاں اس وقت تک بار آور ثابت نہیں ہو سکتیں۔ جب تک کہ والدین اور اساتذہ سر جوڑ کر اصلاح کے عقدے کو حل کرنے پر آمادہ نہ ہوں،

یہاں اس حقیقت کا اظہار بہت مایوس کن ہے کہ ہمارے والدین اپنی اولاد کی تعلیمی اور اخلاقی اصلاح کے سلسلہ میں اگر کسی بات پر بہت کم توجہ دیتے ہیں۔ تو وہ ہے تعلیمی ادارے سے ان کا رابطہ، خصوصاً ایشیا اور دیگر غریب ملکوں میں والدین کی اکثریت اس اہم امر سے لاپرواہ ہے، ان ملکوں میں ہمارا دعویٰ ہے۔ بمشکل پانچ فیصد والدین تعلیمی اداروں میں جا کر اپنے بچوں کے متعلق دریافت کرنے کی زحمت گوارہ کرتے ہیں۔ باقی پچانوے فیصد صرف تعلیم کے اخراجات ادا کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور پھر اس بات کے اظہار میں فخر محسوس کرتے ہیں کہ صاحب ہمارا کام تو اخراجات کا مہیا کرنا ہے تعلیم و تربیت صرف استاد کا کام ہے، یہ کتنا غلط نظریہ ہے۔

ہاں البتہ یورپ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک میں اس طریقِ کار سے بہت حد تک فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے، غرضیکہ والدین کا تعلیمی اداروں سے رابطہ نہ ہونے کے باعث ہر سال ہزاروں بچے خراب ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح جماعت میں اکثر والدین بھی بچوں کی اصلاح کے درست طریقِ کار کو اپنانے کی بجائے یہ خیال کرتے ہیں کہ اب ان کی مکمل اصلاح کی ذمہ واری عہدیدارانِ جماعت پر عائد ہوتی ہے۔

اور کسی پر زیادتی نہ کرو اور یاد رکھو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں سے ہرگز محبت نہیں کرتا۔ "القرآن"

یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے تأثرات

چک نمبر ۹۹ شمالی (ضلع سرگودھا) کے ایک طالب علم مکرم فرید احمد صاحب بٹ جو کہ گورنمنٹ کالج سرگودھا میں بی ایس سی فائنل ایئر کے سٹوڈنٹ ہیں اپنے خط محررہ ۲۱ اگست ۸۹ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

"آج کل ۹۸ شمالی اور ۹۹ شمالی میں جماعت کے حالات خراب ہیں ... خاکسار مورخہ ۲۰ اگست ۸۹ کو سرگودھا شہر سے ٹیوشن پڑھ کر واپس اپنے گاؤں آ رہا تھا کہ بس ۹۸ شمالی کے سٹاپ پر رکی تو میرے چچا زاد جو غیر احمدی ہیں نے مجھے بتایا کہ ۹۸ شمالی میں دونوں طرف سے فائرنگ ہوتی ہے اور اس کے علاوہ ڈنڈوں کے ذریعہ سے دو احمدی شدید زخمی ہو گئے ہیں، بہر حال تم بس میں اب سفر نہ کرو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کہیں ختم نبوت کے غنڈے تمہیں مار دیں اس لیئے تم میرے ساتھ سائیکل پر بیٹھ جاؤ۔ میں اس کے ساتھ سوار ہو گیا جب ہم ۹۹ شمالی کے بس سٹاپ پر پہنچے تو ختم نبوت کے ہم۔ ۵۰ غنڈے وہاں جمع تھے اور کسی احمدی کی تلاش میں تھے تاکہ وہ کسی احمدی کو زد و کوب کر کے اپنی پیاس بجھا سکیں، یہ تمام ختم نبوت کے غنڈے چک ہی کے تھے، سب نے للکارا کہ مرزائی کو پکڑو آج جانے نہ پائے اور اسے جان سے مار دو اور خوب گالی گلوچ کرنے لگے۔ ختم نبوت کے ایک غنڈے نے آگے بڑھ کر بارہ بور کی بندوق کا بٹ میرے کندھے پر مارا جو میں نے ہاتھ سے بلاک کیا جبکہ میں سائیکل پر سوار تھا۔ میرے چچا زاد بھائی نے مجھے مشورہ دیا کہ تم جلدی جلدی بھاگ جاؤ۔ میں اپنی جان بچانے کی خاطر بھاگ پڑا۔ میرے پیچھے تین چار غنڈے مجھے پکڑنے کیلئے دوڑے، ان میں سے ایک نے اونچی آواز میں کہا کہ اسے فائر کرو اور کام ختم کرو۔ فائر تو نہیں ہوا البتہ وہ مجھے پکڑنے کی کوشش کرتے رہے ان میں سے ایک مجھ تک پہنچا اور اس نے مجھے ایک تھپڑ مارا جو میں نے دائیں ہاتھ سے بلاک کیا پھر اس نے بھاگتے ہوئے پیچھے سے میری قمیض پکڑ لی میرے ہاتھ میں کتابیں تھیں وہ وہیں گر گئیں اور قمیض ساری پھٹ گئی اور میں بڑی مشکل سے جان بچا کر چک داخل ہوا اور گھر بخیریت پہنچا۔

حضور! خدا تعالیٰ نے مجھے شر سے بچانے کیلئے کوئی خاص انتظام کیا تھا کہ میں اسلحہ سے لیس ہم۔ ۵۰ آدمیوں سے بھاگنے میں کامیاب ہو گیا ......" (اقتباس از خط مکرم فرید احمد صاحب بٹ، چک نمبر ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا)

مکرم منصور احمد صاحب مغربی جرمنی سے اپنے خط مورخہ ۲۷ اپریل ۸۹ء میں رقم طراز ہیں کہ:

"مانسہرہ کے رانا کرامت اللہ خان میرے خالو ہیں ان کا خط آیا ہے، انہوں نے لکھا ہے کہ ختم نبوت والوں نے ہماری ایک دوکان بند کروا دی ہے، اب پہلے سے زیادہ مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ دوکان کے سامنے آ کر گالیاں دیتے ہیں ... پہلے ہی ان پر (یعنی خالو پر) دو تین مقدمے چل رہے ہیں، انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے سوچا تھا پیپلز پارٹی آگئی ہے یہ کام ختم ہو جائے گا لیکن اب پہلے سے زیادہ مخالفت شروع ہو گئی ہے ..."

(اقتباس از مکرم منصور احمد صاحب، شعال باغ ——— مغربی جرمنی)

پھگلہ سے مکرم سید محمد بشیر شاہ صاحب نے اپنے خط محررہ ۱۴ جون ۸۹ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں وہاں کے حالات بایں الفاظ تحریر کئے ہیں :

"گیارہ سالہ ضیاء الحق دور ختم ہوا لیکن باقیات پہلے سے زیادہ زور لگا رہے ہیں، ہمارے تین ملازموں کے مکان اکھیڑ کر لے گئے۔ اب ۵ جون ۸۹ء کو رہائشی مکان کو آگ لگا دی۔ مانسہرہ سے فائر بریگیڈ آیا، پولیس آئی مگر رپورٹ درج نہ کی۔ اے ایس پی ملک افضل ڈیرہ کا ہے کہتا تھا کہ بس جی ملاں بڑی طاقت ہے۔ ضیاء صاحب کہتے تھے کہ ملٹری، امریکہ، ملاں، تین ہی طاقتیں ہیں، ہم کیس درج نہیں کرتے۔ جلوس نکلیں گے۔ خدا کی طاقت کو سب کو بھول جاتے ہیں ......" (اقتباس از خط مکرم سید محمد بشیر شاہ صاحب آف پھگلہ - معرفت حاجی جان نثار صاحب، نثار ہوٹل - کشمیر روڈ مانسہرہ، ہزارہ۔ صوبہ سرحد)

ربوہ سے مکرم مستری مقصود احمد صاحب اپنے خط محررہ ۵ اگست ۸۹ء میں لکھتے ہیں کہ

"میرا بیٹا عزیزم مبارک احمد جوبلی کے موقعہ پر چوبیس لڑکوں میں

"HUNDRED YEARS OF TRUTH"

کی بنیان پہننے کے جرم میں گرفتار ہو گیا تھا۔ اب بھی ہر ماہ تاریخ پر جاتا ہے۔ دعا فرماویں کہ بخیر و عافیت یہ مقدمہ ختم ہو جائے۔"

(اقتباس خط از مکرم مستری مقصود احمد صاحب، ابن مکرم مستری فضل الٰہی صاحب (مرحوم) مکان نمبر ۲/۳ ریلوے روڈ، دار الرحمت شرقی الف۔ ربوہ - ۵ اگست ۸۹ء)

چک سکندر میں

جماعت احمدیہ کے افراد کو مذہب بدلنے کا الٹی میٹم

احمدیت نہ چھوڑنے کی صورت میں سرِعام قتل کر دینے کی دھمکی؟

جماعت احمدیہ کے ترجمان مکرم راجہ غالب احمد صاحب کی پریس کانفرنس

جماعت احمدیہ کے نمائندہ مکرم راجہ غالب احمد صاحب نے کہا ہے کہ چک سکندر ضلع گجرات میں احمدیوں کو جبر و تشدد کے ذریعہ اپنے مذہب سے منحرف کرنے کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ مقامی مولوی امیر محمد نے احمدیوں کو الٹی میٹم دیا ہے کہ وہ مسجد میں آکر سرِعام احمدیت سے انحراف کا اعلان کر دیں ورنہ ان کو یا تو سرِعام تہہ تیغ کر دیا جائے گا یا گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

مکرم راجہ غالب احمد صاحب نے لاہور کے ایک ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے چک سکندر کے تازہ ترین حالات بیان کئے۔ انہوں نے کہا کہ قومی پریس کے معزز نمائندگان کو بخوبی علم ہے کہ چار ماہ پیشتر ۱۶ جولائی کو عیدالاضحیٰ کے دوسرے دن چک سکندر کے موضع میں نہایت بے دردی کے ساتھ تین احمدی احباب کو جن میں ایک نو عمر بچی بھی شامل تھی موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ تقریباً ۸۰ کے قریب گھروں کو جلایا گیا اور کھلے بندوں لوٹا گیا اور دس افراد کو شدید زخمی کیا گیا۔ اسی واقعہ کے نتیجہ میں تقریباً ایک سو کے قریب احمدی خاندان چک سکندر سے جبراً نکال دیئے گئے اور وہ ابھی تک بے سروسامانی اور ناگفتہ بہ حالت میں سنگین مشکلات سے دوچار ہیں ان کو اپنے گھروں میں واپس آنے کی اجازت نہ معلوم کن وجوہات پر مقامی انتظامیہ نہیں دے رہی اور نہ ہی ان کے گھروں کی تعمیر کرنے کے لئے کوئی اقدام کرنے کی کسی کو اجازت دی جا رہی ہے۔

مکرم راجہ صاحب نے کہا کہ اس ضمن میں تازہ ترین یہ اطلاع آئی ہے کہ مقامی مولوی محمد امیر نے چک سکندر میں مقیم چند نہایت ضعیف العمر اور ناتواں احمدی مرد اور عورتوں کو ۲۰ نومبر ۱۹۸۹ کو یہ الٹی میٹم دیا ہے کہ وہ اس کے سامنے حاضر ہو کر مسجد میں اپنے عقائد سے تائب ہونے کا اعلان کریں نہیں تو انہیں برسرعام یا تو تہہ تیغ کر دیا جائے گا، یا گولی کا نشانہ بنایا جائے گا۔ (دین میں جبر کی اس سے سنگین اور کیا مثال ہو سکتی ہے)۔ اسی مولوی کی سربراہی میں ۱۶ جولائی کو تین احمدی احباب کو قتل کیا گیا تھا۔ اس کا نام ایف آئی آر میں سرفہرست ہے لیکن پچھلے چار ــــ ماہ سے اس شخص کو پولیس نے اور مقامی انتظامیہ نے مذہبی منافرت پھیلانے کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے اور اس کے خلاف کسی قسم کی کوئی قانونی کارروائی نہیں کی گئی اور وہ دن بدن زیادہ اشتعال انگیزی پیدا کر رہا ہے۔ مکرم راجہ صاحب نے کہا کہ کچھ دن

(باقی صفحہ ۳۲)

بہاولپور کے سات احمدیوں کو فری میڈیکل کیمپ لگانے پر گرفتار کر لیا گیا

جماعت احمدیہ بہاولپور کے سات افراد کو مخلوق خدا کی خدمت کے لئے قائم کردہ مفت میڈیکل کیمپ لگانے پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کیمپ میں غریبوں اور مستحقین کا مفت علاج کیا جا رہا تھا اور دوائیں بھی مفت دی جا رہی تھیں۔ تفصیلات کے مطابق

(باقی صفحہ ۳۲)

سات سوگنا ثواب — سُود کا بہترین مصرف

منظور احمد خان
(ایڈیشنل سیکرٹری مال جماعت جرمنی)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے :

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ (البقرۃ آیت ۲۶۳)

ترجمہ : جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد نہ کسی رنگ میں احسان جتاتے ہیں اور نہ کسی قسم کی تکلیف دیتے ہیں ان کے رب کے پاس ان کے اعمال کا بدلہ محفوظ ہے نہ تو انہیں کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

پھر ایک دوسری جگہ فرماتا ہے :

وَالصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَآ اَصَابَھُمْ وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ (الحج آیت ۳۶)

ترجمہ : اور ان لوگوں کو بھی خوشخبری دے دے جو اپنے پر نازل ہونے والی مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے ہماری خوشنودی کے لیے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم :

عَنْ خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق نفقۃ فی سبیل اللہ کتب لہ سبعمائۃ ضعف" — (ترمذی باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ ۱۹۶)

ترجمہ : حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے اور کوئی خیانت اس کے اندر نہیں اور نہ کسل نہ غفلت ہے اور نہ نیکی کی ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے وہ بچایا جائے گا لیکن وہ جو اس راہ میں سست قدم سے چلتا ہے اور تقویٰ کی راہوں میں پورے طور پر قدم نہیں مارتا یا دنیا پر

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں رونق افروز ہوئے تو علم و عرفان کی مجلس میں ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا :

"جو سودی روپیہ خود بخود آئے اس کا بہترین مصرف یہی ہے کہ اسے اشاعت دین کے لیے استعمال کیا جائے۔ نیز فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں یہ سوال پیدا ہوا کہ سود کی خاطر نہیں بلکہ روپے کی حفاظت کی خاطر جب ہم روپیہ بینک میں رکھواتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں بینک والے خود ہی سود دیتے ہیں اب ہم اس روپیہ کو کیا کریں ؟ اس کا جواب یہ تھا کہ جو آپ ہی آجائے اسے خود نہیں استعمال کرنا۔ آپ نے سنا ہوگا کہ ایک سادھو صاحب تھے کہ میں تو بڑا سادہ آدمی ہوں مجھے تھوڑا سا دودھ پلا دو، ملائی وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ جب دودھ کے ساتھ ملائی بھی آنے لگی اور دودھ والے نے اسے ہٹایا تو سادھو صاحب کہنے لگے بیچاری کو منع تو نہ کرو آپ ہی آتی ہے تو آنے دو۔ یعنی آپ ہی آپ آرہی ہے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ پھر فرمایا ہو سکتا ہے کہ یہ سوال پیدا ہو کہ جب سود خود بخود آرہا ہے تو ہم کیا کریں ؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کا مطلب سمجھ گئے کہ اللہ کا جو روپیہ ہے اس کو ہم نے پھینکنا تو بہرحال نہیں، اس کو ضائع نہیں کرنا۔ اور ہماری نیت ہرگز سود لینے کی نہیں تو اب اسے کیا کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اس روپے کا بہترین مصرف یہ ہے کہ اشاعت اسلام کے لیے دیدو۔ جتنا اسلام دنیا میں پھیلے گا اتنی ہی غریب کی ہمدردی پیدا کرے گا جو سودی نظام کے بالکل برعکس نتیجہ ہے"۔

پس ان افراد جماعت کی خدمت میں میری درخواست ہے کہ جنہوں نے اپنا روپیہ بینکوں میں جمع کروایا ہوا ہے، اس پر ملنے والی سود کی رقم کو وہ ہمیشہ اشاعت اسلام کی مد میں دیا کریں تا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کو پورا کرنے والوں میں شمار ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہریں۔

گرا ہوا ہے وہ اپنے تئیں امتحان میں ڈالتا ہے۔ ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کیلئے اب وقت ہے کہ وہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے ... پھر فرماتے ہیں، عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کیلئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ (بحوالہ کشتی نوحؑ صفحہ ۱۰۹، ۱۰۸)

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں: "میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے **اموال طیبہ** میں سے اپنے دینی مہمات کیلئے مدد دیں اور ہر ایک شخص جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے۔ اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے"۔ (روحانی خزائن جلد سوم صفحہ ۵۱۶)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

×

● مالی قربانی کے سلسلہ میں مکرم و محترم **امیر صاحب** جماعت جرمنی نے ایک ملاقات میں فرمایا:

"میں جرمنی جماعت کے تمام ممبران سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کی طرف توجہ کریں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ کے مبارک دور میں احمدیوں نے اس طرح قابل رشک قربانی کا نمونہ دکھایا تھا اور جن کے چندوں سے یورپ میں مساجد کی تعمیر عمل میں آئیں جن کی برکات سے ہم آج مستفید ہو رہے ہیں۔

میں اس درجہ کی قربانی کا مطالبہ تو نہیں کرتا تاہم ہمیں احساس ہونا چاہئے کہ ہم پہلے سے بڑھ چڑھ کر اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کی عادت اپنائیں۔ اگر جماعت کا انحصار ہمارے مال پر نہیں اور نہ ہی خدا تعالیٰ کو ہمارے مالوں کی ضرورت ہے بلکہ ہمیں اپنی انفرادی اصلاح کی توفیق میسر آتی ہے۔

جرمنی کے اندر جہاں دنیا کمانے کے خاصے مواقع میسر آتے ہیں، مال و دولت کی فراوانی ایک احمدی کو جماعت کی طرف سے عائد ہونے والے حقوق و فرائض سے غافل نہ کر دے، لہٰذا اپنا زائد مال تعیشات اور آسائشات کی خرید کی بجائے خدا کی راہ میں قربان کرنا سیکھیں۔

میں خصوصی طور پر طبقہ نسواں یعنی احمدی مستورات سے مخاطب ہوں انہیں احساس ہونا چاہیئے کہ ان کے شوہر بڑی مشکل سے پیسہ کماتے ہیں اور بغیر سوچے سمجھے اسے خرچ کر دینا کسی بھی طرح ہمارے مفاد میں نہیں۔ نمود و نمائش کے غیر ضروری مقابلہ جات جو اکثر اوقات ہمارے فنکشنوں میں نظر آتے ہیں ان سے اجتناب ضروری ہے۔

ہر تقریب پر نئے کپڑے زیب تن کرنا بالکل ضروری نہیں بلکہ صاف ستھرے دھلے ہوئے کپڑوں سے بھی گذارا ہو سکتا ہے اسی طرح بچوں کے لئے ایسے کپڑے بنوانا جو والدین کی استطاعت سے باہر ہوں یہ بھی بے جا اسراف کی صورت ہے اور بے جا نمود و نمائش کی ذیل میں آتا ہے۔

میرے احمدیت قبول کرنے میں ایک بہت بڑا حصہ اسلامی تعلیم کا ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم۔ (سورۃ الحجرات)
تم میں سے زیادہ قابل عزت وہ ہیں جو سب سے زیادہ متقی ہیں۔

یہ بات قابل تشویش ہے کہ اکثر اوقات اس اہم اسلامی تعلیم کا عملاً انحراف کیا جاتا ہے اور محض مال و دولت اور دنیاوی مقام بھی عزت کا باعث بن رہا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہماری جماعت سے متقی اور نیک لوگوں کو زیادہ سے زیادہ عزت دی جائے۔ ایک اور نقصان اس قسم کی ناجائز مقابلہ بازی کا یہ ہے کہ آہستہ آہستہ صرف مرد کی کمائی باقی نہیں رہتی اور عورت بھی مال کمانے کیلئے گھر سے باہر نکلتی ہے اور مغربی معاشرہ کی ہر قسم کی برائیوں کو در آنے کا موقع ملتا ہے۔

میاں بیوی کے گھر سے زیادہ دیر باہر رہنے کا ایک منفی نتیجہ ان بچوں کے اخلاق کی خرابی ہے جن پر گھر میں نگرانی کرنے والا کوئی نہیں رہتا اور وہ "بوریت" سے بچنے کے لئے نشیات تمباکو نوشی اور اسی نوعیت کی دیگر برائیوں کا شکار ہوتے ہیں"۔

محترم امیر صاحب نے ہر احمدی مرد اور ہر احمدی خاتون سے اپیل کی ہے کہ اپنے مالوں کا صحیح مصرف (یعنی خدا کی راہ میں اسے زیادہ سے زیادہ خرچ کرنا) سیکھیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

اب غفلت کا وقت نہیں رہا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بے خوف ہو کر مت رہو۔ استغفار اور دعاؤں میں لگ جاؤ اور ایک پاک تبدیلی پیدا کرو۔ اب غفلت کا وقت نہیں رہا۔ انسان کو نفس جھوٹی تسلی دیتا ہے کہ تیری عمر لمبی ہوگی۔ موت کو قریب سمجھو۔ خدا کا وجود برحق ہے۔ جو ظلم کی راہ سے خدا کے حقوق دوسروں کو دیتا ہے وہ ذلت کی موت دیکھیگا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۶۵)

سنہ ۱۹۵۳ء!

عبدالمنان ناہید

سلام امن و صلح کے پیغامبر! — ترے نام پر ہم ستائے گئے
ترے نام لیواؤں کے ہاتھ سے — ترے نام پر خُوں بہائے گئے
بجھاتے تھے جو فتنہ و شر کی آگ — وہ لوگ آج زندہ جلائے گئے

پیامی تھے مہر و محبّت کے جو
ستم پر ستم ان پر ڈھائے گئے

جو اوروں کے زخموں کا مرہم بنے — وہی خاک و خوں میں نہائے گئے
ترے کفش بردارِ عالی وقار — سرِ تختۂ دار لائے گئے
جنہیں سنگ راہ کی تھی ٹھوکر گراں — وہ نوکِ سناں پر اٹھائے گئے

بنے تھے جو اوروں کا آرام جاں
بڑے کرب میں آزمائے گئے

جو تریاق لے کے پھرے کو بہ کو — انہیں زہر قاتل پلائے گئے
اسیروں کی جو رُستگاری کریں — پکڑ کر وہ زنداں میں لائے گئے
فرشتوں کو بھی جن کی تھی آرزو — گھر خاک میں وہ مِلائے گئے

مگر اے نگہدارِ خیر الانامؐ — سکوں بخش تھا ان دنوں تیرا نام
دعاؤں سے معمور تھی ہر گھڑی — شب و روز وقفِ درود و سلام

یہ دور پر آشوب تھا جانگداز
مگر مطمئن تھا ہمارا امام

بڑے تلخ حالات کے باوجود — شکر حرفِ شیریں سے اس کا کلام
پیام آرہے تھے اسے عرش سے — چلے آرہے تھے نئے صبح و شام

خدا آپ ہے دوڑ کر آرہا
گزر جائے گا دور سودائے خام

مکرم خالد رشید رانا صاحب، کولون

شراب

خمیر کیا ہوا مشروب جس کو ایک خاص طریقہ سے تیار کیا جاتا ہے، اس کے پینے سے انسان میں سرور اور نشہ پیدا ہوتا ہے اور زیادہ استعمال سے انسان بے ہوش تک ہو جاتا ہے۔ اسلام نے اسے ام الخبائث کا نام دیا ہے اور اس کا استعمال قطعی حرام قرار دیا ہے۔ الکحل ادویات میں استعمال ہوتی ہے، الکحل کو بطور جزو دوسرے مشروب میں ڈالا جاتا ہے، بہت سی مقوی اور مفید ادویات اور کیمیائی محلولوں میں الکحل ضروری جزو ہے، کلوروفارم ایتھر، ایسنس، خوشبویات (پرفیومری) وغیرہ کی تیاری میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ الکحل آلو، گندم، چاول، چقندر، گنا، شہد، سیب اور دیگر ایسے پھلوں سے بھی تیار کی جاتی ہے جن میں شکر موجود ہو۔ انسانی جسم پر عمومی لحاظ سے اس کے اثرات اچھے نہیں ہوتے۔ جگر کو نقصان پہنچاتی ہے، ہاضمہ خراب کرتی ہے کام کرنے کی صلاحیت کم کرتی ہے، دل و دماغ واعصاب کی بیماریوں کا باعث بنتی ہے اور انسان کو دیوانگی تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ ایک ایسی گندی چیز ہے جس کا پینا شیطانی فعل ہے، اس سے عداوت اور بغض پیدا ہوتا ہے۔ اس کے پینے سے ذکر الٰہی اور نماز میں روک پیدا ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے تکذیب، لغویات اور فضولیات پیدا ہوتی ہیں۔ آپس میں لڑائی جھگڑے کا موجب ہوتی ہے۔ یہ تو تھی دنیاوی شراب کی تعریف و حقیقت۔ اور اس کے نقائص۔ ایک شراب جنت میں ملے گی جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں سے کیا ہے، اب اس کی خصوصیات ملاحظہ فرمائیں: جنت میں ایک ایسی شراب ہوگی جو نہ نشہ لائے گی نہ خمار پیدا کرے گی۔ بلندی والے ایک چشمے کا پانی ملا کر مومنوں کو دی جائے گی۔ اس میں مشک کی سی خوشبو ہوگی۔ وہ پاک ہوگی، جو اسے پئے گا اسے پاک کر دے گی اور ایسی ہوگی کہ اس کے پینے والے نہ تو لغو باتیں کریں گے اور نہ ایک دوسرے کو گالیاں دیں گے۔ مومنوں کو جنت میں خوشبودار شراب پینے کو دی جائے گی جس پر مہریں لگی ہوئی ہوں گی اور اس کا آخری حصہ مشک کا ہوگا۔ جس طرح دنیاوی شراب انسان کے دماغ پر اثر ڈال کر یکسوئی پیدا کر دیتی ہے جنت کی شراب بھی یکسوئی پیدا کرے گی، اور اسے پی کر قلوب کلی طور پر خدا تعالیٰ کی محبت میں مست اور مدہوش ہو جائیں گے۔ اب اگر ہم دنیاوی شراب کے نقائص کو جنت کی شراب کی خصوصیات سے ملا کر دیکھیں تو دونوں میں اندھیرے اور نور کا فرق نظر آئے گا۔ دونوں کا موازنہ کریں تو اگر دنیا کی شراب کو گندہ (باقی صہ ۳۱)

کرسمس

یہ عیسائیوں کا ایک تہوار ہے جو ۲۵ دسمبر کو منایا جاتا ہے۔ عیسائیوں کا کہنا ہے کہ اس روز حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ لیکن تاریخی اعتبار سے اس کا کوئی قطعی ثبوت نہیں ملتا۔ آپؑ کی وفات کے بعد تین صد سال تک مختلف مقامات پر مختلف دنوں میں آپ کا یوم ولادت منایا جاتا رہا ہے۔ آخر کار اتحاد مسیحیت کی خاطر ۲۵ دسمبر کی تاریخ مقرر کر دی گئی۔ بعض علمائے عمرانیات کا خیال ہے کہ کرسمس کی تقریبات آغاز عیسائیت سے پہلے بھی منائی جاتی تھیں لیکن عیسائیت کے فروغ کے بعد اس نے مذہبی روپ دھار لیا۔ اب اگر ہم حضرت مسیح کے یوم ولادت پر حقائق و واقعات کی رو سے غور کریں تو قرآن مجید کی رو سے حضرت مسیحؑ کی پیدائش اس موسم میں ہوئی جس موسم میں کھجور پھل دیتی ہے۔ اور کھجور کے پھل دینے کا مہینہ دسمبر نہیں بلکہ جولائی، اگست ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں خدا تعالیٰ نے حضرت مریم کو ایک چشمہ کا پتہ بتایا جہاں پیدائش مسیح کے بعد وہ اپنی صفائی کر سکتی اور اپنے بچے کو نہلا سکتی تھیں۔ اس سے بھی صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ مہینہ سخت گرمی کا تھا نہ کہ سخت سردی کا، ورنہ سخت سردی کے موسم میں چشمہ کے پانی سے نہانا اور نوزائیدہ بچے کو غسل دینا خصوصاً ایک پہاڑ کے چشمہ سے، عقل کے بالکل خلاف ہے۔

قرآن مجید کی آیات کی تفاسیر پر جب غور کیا جائے تو معلوم یوں ہوتا ہے کہ حضرت مریم جب خدائی حکم سے حاملہ ہوئیں تو وہ اغلباً نومبر یا دسمبر کا مہینہ تھا۔ واقعہ کچھ یوں ہوا کہ حضرت مریم کو خواب میں ایک فرشتہ ملا اور اس نے بتایا کہ تو حاملہ ہو گی۔ پھر جب وہ حاملہ ہو گئیں تو مریم نے ساری بات اپنی ماں کو بتائی۔ پھر ماں نے اپنے رشتہ داروں کو بتایا تو وہ رونے پیٹنے اور پھر حضرت مریم کے ہونے والے خاوند یوسف کے پاس گئے (بقیہ صہ ۳۱)

۲۳ مارچ کا دن

مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب بدر - ایران

۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو دنیا کے ۱۲۰ ممالک میں جماعت احمدیہ نے اپنے تاسیس پر ۱۰۰ سال مکمل ہونے کی خوشی میں "صد سالہ جشن تشکر" کے نام سے جوبلی تقاریب کا آغاز کیا اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کی منادی بن کر حمد و شکر کے راگ الاپتے ہوئے خوشیاں منائیں۔ یہ خدائی تصرف ہی ہے کہ دنیا کے کئی اور تقویمی نظاموں میں عین اسی تاریخ کو بعض اور قوموں نے بھی خوشیوں کے بعض تہوار منائے اور اس طرح خدا تعالیٰ نے ساری دنیا کو امت واحدہ کی لڑی میں پرونے کے اپنے خدائی منصوبہ پر یہ فعلی شہادت دنیا کے سامنے پیش کی کہ اس زمانہ میں اس نے جس جماعت کو اس اہم ذمہ داری کے لئے چنا کہ وہ دنیا کو امت واحدہ بنائے، اس جماعت کے صد سالہ جشن تشکر کے تابع دوسری قوموں کے تہوار رکھ دئے اور ساری دنیا کو مجبور کر دیا کہ وہ اس خدائی جماعت کی خوشی کے روز اپنے ہاں بھی خوشیاں منائیں اور یہ تو خدا کی بہت ہی عجیب شان ہے کہ وہ ملک جس میں آج جماعت احمدیہ پر سب سے زیادہ مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، اور جہاں احمدیوں کے ہر قسم کے بنیادی انسانی حقوق بھی ادا نہیں کئے جا رہے، اس ملک میں شدید ترین مخالفتوں کے باوجود ۲۳ مارچ کو ہی تمام اہل پاکستان 'یوم پاکستان' کی مناسبت سے جشن منانے پر مجبور تھے۔ پس یہ امر حکمت سے خالی نہیں کہ ۲۳ مارچ پیر جماعت کے آغاز کا دن ہے اور پاکستان کے قیام کا دن بھی۔

جہاں تک اس روز بعض دوسری قوموں کے جشن منانے کا تعلق ہے تو ایران میں ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کا دن ولادت حضرت قائم یعنی حضرت امام مہدی کا دن شمار ہوا۔ اسی پر بس نہیں بلکہ ایرانی کیلنڈر کے مطابق امسال "عید نوروز" بھی ۲۳ مارچ کو ہی منائی گئی۔ جس کے بارہ میں ایک دنیا جانتی ہے کہ ایرانی قوم کو سب سے زیادہ خوشی عید نوروز منانے کی ہوتی ہے۔ ممکن ہے اس روز اور بھی مناسبات ہوں جن کا ہمیں علم نہیں۔ اگر شیعہ لوگوں کے نزدیک ان کے مہدی کا روز تولد ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء تھا تو یہ خدائی مشیّت ہی ہے کہ عین اسی روز امام الزمان مہدی دوران علیہ السلام نے ایک جماعت کی ۱۰۰ سال قبل بنیاد رکھی اور اس سال اسی جماعت نے عین اسی روز اپنی سو سالہ جوبلی منائی۔ جماعت کی اس خوشی میں اگر پاکستان یا ایران یا کسی اور قوم کے تہوار بھی آ ملے تو یقیناً وہ بھی اسی یونیفارم میں ملبوس ہوئے جس یونیفارم میں اس روز جماعت احمدیہ ملبوس تھی۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

جماعت احمدیہ کی تبلیغی و دیگر سرگرمیاں

جماعت MELDORF (جرمنی) مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۸۹ء کو میلڈورف میں ایک تبلیغی مجلس منعقد کی گئی جس میں مختلف قوموں کے احباب مثلاً جرمن، غانا، نائیجیریا، ایتھوپیا، تھائی لینڈ اور پولینڈ کے لوگوں نے شرکت کی اس مجلس میں تقریباً ایک سو پچاس افراد نے حصہ لیا

جماعت BALINGEN جماعت نے مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ایک مقامی قہوہ خانہ میں تبلیغی مجلس کا انعقاد کیا جس میں ۳۵ ترک احباب نے شرکت کی اس مجلس میں مکرم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس نیشنل مشنری اور مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مشنری برلن جرمنی نے شرکت فرمائی۔ دونوں علماء نے ظہور امام مہدیؑ و مسیح موعود اور وفات مسیحؑ کے موضوعات پر علی الترتیب تقاریر کیں، ایک ترک مولوی صاحب نے جماعت کو لائبریری کیلئے ایک کمرہ کی پیشکش کی ہے۔

(نیشنل سیکرٹری تبلیغ)

سوچو!

میرے وطن کے ساتھیو   اِس سرزمیں کے باسیو!
اس وطن کی چاہ میں   جدوجہد کی راہ میں
ہم بھی تمہارے ساتھ تھے   مصروف صبح و رات تھے
اولاد کی اور آن کی   قربانی دی تھی جان کی

وہ اِتحاد کیا ہوا!
سوچو ذرا یہ کیا ہوا!

نعرہ جب بلند ہوا   تقسیم سارا ہند ہوا
کلمہ کی شاں نِکھر گئی   دشمن کی صف بِکھر گئی
وطن عزیز پالیا   سب کو گلے لگا لیا
وقت وہ چلا گیا   دِلوں کو جو مِلا گیا

جو راز تھا وہ کیا ہوا
سوچو ذرا یہ کیا ہوا!

وطن یہ جب سنبھل گیا   خطر کا وقت ٹل گیا
پھر آمر اک کھڑا ہوا   کِینہ سے وہ بھرا ہوا
ملّا کے ساتھ جا مِلا   عقدہ ہے جس سے یہ کھلا
نفرت کی آگ لگ گئی   وحدت کی چھاؤں ڈھل گئی

جو کچھ ہوا یہ کیا ہوا!
سوچو ذرا یہ کیا ہوا!

ملّا کے جھوٹے بول نے   طاقت کے چھوٹے خول نے
خودسر اسے بنا دیا   فرعون سے بڑھا دیا
قانون کیا بدل دیا   اسلام ہی بدل دیا
پھر جانتے ہو کیا ہوا   ظلم و سِتم روا ہوا

عقل و خِرد کو کیا ہوا
سوچو ذرا یہ کیا ہوا!

تعلیم قرآں چھوڑ دی   تحریر کلمہ چھوڑ دی
دِلوں سے یوں گھٹا دیا   ہاتھوں سے خود مِٹا دیا
مسجد کو بھی گِرا دیا   مشرک کو بھی ہرا دیا
تم نے بڑا سِتم کیا   اسلام پر ظلم کیا

مسلم جو تھا وہ کیا ہوا
سوچو ذرا یہ کیا ہوا!

آمر نے ساز باز کی   کچھ یوں زباں دراز کی
ساجد کے دل دہل گئے   مسلک کے پر بھی جل گئے
الٰہی غضب نے آلیا   بویا تھا جو وہ پالیا
باقی نہ اس کا کچھ رہا   عبرت کا اک نشاں رہا

مغرور کا یہ کیا ہوا!
سوچو ذرا یہ کیا ہوا!

نہ کلمہ گو کی آن ہے   محفوظ نہ اس کی جان ہے
مُسلم کا جو شعار تھا   اسلام کا حِصار تھا
وہ نقش سارے مِٹ گئے   وہم و گماں میں بٹ گئے
حرص و ہوا میں گِھر گئے   تحت الثری میں گر گئے

انسانیت کو کیا ہوا!
سوچو ذرا یہ کیا ہوا!

ننکانہ سارا جل گیا   خود غرض دِل بہل گیا
سکندرمیں خوں بہا دیا   حیواں کا رُخ دِکھا دیا
یہ کُشت و خون و لوٹ مار   لائے گی رنگ ایک بار
قہرِ خدا جب آئے گا   ہے کون جو بچائے گا

خوفِ خدا کو کیا ہوا
سوچو ذرا یہ کیا ہوا!

یہ آگ تیرے مَن کی ہے   بغض و حسد جلن کی ہے
جِس نے تجھے بھسم کیا   سب کسب و بل ختم کیا
تم کیا ہمیں جلاؤ گے   کیا آگ سے ڈراؤ گے
یہ آگ تو غُلام ہے   غلام کی غلام ہے

اس آگ سے یہ کیا ہوا!
سوچو ذرا یہ کیا ہوا!

(کلیم اللہ خان)

احمدی نوجوان

زندہ باد اے احمدیت کے جواں
تیری عظمت، تیری خدمت سے عیاں

جذبۂ ایثار تیرا بیکراں
جس میں تقویٰ کے سفینے ہیں رواں

دین کی خدمت کا جوش و ولولہ
کامرانی کا تری ہے پاسباں

تو محمدؐ پر دل و جاں سے فدا
اور خدا تجھ پر کریم و مہرباں

مہبطِ انوارِ ربّانی ہے تُو
عظمتِ احمدؑ ہے تجھ سے ضوفشاں

بحر و بر کیا اور کیا دشت و جبل
"ہر طرف بکھری ہے تیری داستاں"

کفر کے ظلمت کدوں میں تیری ہی
اک بلالی شان سے گونجی اذاں

کس قدر احسان ہے اللہ کا
ہر نئی صبح، نیا اس کا نشاں

آ کریں فائزؔ خدا کا شکر ہم
ہر گھڑی ہے وہ ہمارا پاسباں

(شیخ عبدالہادی فائزؔ)

یہی بہت ہے ...

یہی بہت ہے دلِ حزیں بزمِ یار میں باریاب ہوگا
پھر اس کے بعد اس سے کیا غرض ہے ثواب ہوگا عذاب ہوگا

زمانہ آتا ہے پھر کہ اقدارِ زر سے بیزار ہوگی دنیا
حصارِ تقویٰ میں رہنے والا غریب عزّت مآب ہوگا

جہانِ فکر و عمل میں من مانیاں ہمیشہ نہ ہوسکیں گی!
یہاں بھی یومِ حساب آئے گا آپ کا احتساب ہوگا

چُھپا سکو گے نہ اپنے جور و جفا کو تاریخ کی نظر سے
تمہارے اوراقِ ماضیٔ میں مِرا بھی تو کوئی باب ہوگا

وہ خون جو بہہ گیا ہے میرا، چمن کو رنگِ بہار دیگا
وہ دن بھی آنے کو ہے کہ جب میرا عیب جُو آب آب ہوگا

خلوصِ دل میرا نفرتوں کو محبتّوں میں بدل رہا ہے
جو میرے رستہ کی روک بنتا تھا اب مرا ہمرکاب ہوگا

جنوں میں گستاخ بھی ہے ناہیدؔ لیکن اس کی وفا تو دیکھو
کوئی نہ ہوگا جب آستاں پر ترے یہ خانہ خراب ہوگا

○

(عبدالمنان ناہیدؔ)

رپورٹ تقریب

صد سالہ جشن تشکر

جماعت احمدیہ کوبلنز

۴ نومبر ۱۹۸۹ء بروز ہفتہ شام چھ بجے جماعت احمدیہ کوبلنز مغربی جرمنی نے شہر کے بہت بڑے ہوٹل CAFE- RESTAURANT RHEINANLAGEN میں بسلسلہ جشن تشکر ایک تبلیغی نشست کا اہتمام کیا۔ اس اجلاس میں مکرم و محترم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ مغربی جرمنی نے مہمان خصوصی و صدر اجلاس کی حیثیت سے شرکت فرمائی۔ یہ پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے ۶ بج کر ۲۰ منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جو مکرم محمد احسن صاحب نے کی۔ ترجمہ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عبدالخالق صاحب نے منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام درثمین سے پیش کیا۔ ترجمہ منظوم کلام کے بعد صدر جماعت احمدیہ کوبلنز جناب ناصر احمد صاحب بشیر نے معزز مہمانوں کے سامنے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا، اپنے خطاب میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی بنیاد، حضرت مسیح موعودؑ کا مختصر تعارف، خلفاء احمدیت کا تعارف اور خلفاء احمدیت کی طرف سے جاری کی جانے والی تحریکات کا تعارف پیش کیا۔

تعارفی کلمات کے بعد مکرم صدر صاحب نے مکرم امیر صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ کوبلنز کی طرف سے شہر کی ایک پلیٹ پیش کی جس کو امیر صاحب نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ پلیٹ کے اوپر 100 JAHRE JUBILÄUM FEIER لکھا ہوا تھا، اور DEUTSCH ECK. KOBLENZ کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ اس کے بعد محترم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت جرمنی و صدر اجلاس کی درخواست پر اسٹیج پر بیٹھے ہوئے مہمان MR. F. NOMMEN ممبر کوبلنز شہر S.P.D. FRANKTION, KOBLENZ نے جماعت احمدیہ کے اس پروگرام میں اپنی شرکت پر اظہار مسرت کرتے ہوئے جماعت کے لیے اچھی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اور ایک اچھے مستقبل کے لیے جرمنی اور یورپ میں دعائیہ فقرات اور خواہشات پیش کیں۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے حضور ایدہ اللہ کا صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر جماعت احمدیہ کے نام پیغام جرمن زبان میں پڑھ کر سنایا اس کے بعد مکرم طارق حبیب گُرڈٹ صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش، جوانی کے حالات، مطالعہ قرآن و حدیث و بائبل اور دعویٰ مسیحیت تعارف کتب، اور دیگر حالات صحابہ، اور آپ کی تنظیمی رہنمائیوں اور دنیا کو دیئے گئے مختلف چیلنج برائے امن و صداقت، مسیحیت و مہدیت کا ذکر اور آپؑ کی وفات اور خلفائے احمدیت و تحریکات احمدیت اور جماعت احمدیہ کے حالات کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے احباب کو دعوت سوال و جواب دی۔ آخر پر تمام شرکاء کی کافی اور کیک سے تواضع کی گئی۔

۴ نومبر ۱۹۸۹ء، تبلیغی نشست بسلسلہ جشن تشکر جماعت کوبلنز، سسٹر عائشہ صاحبہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کا جرمن ترجمہ پیش کر رہی ہیں

محفل سوال و جواب

پردہ کے متعلق ہونے والے سوال کا جواب مکرم امیر صاحب کی (باقی صفحہ ۳۱)

خلاصہ رپورٹ ہائے یوم تبلیغ

مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ایک طے شدہ پروگرام کے تحت ملک بھر میں تمام جماعتوں نے پہلے سے زیادہ جوش و جذبہ کے ساتھ یوم تبلیغ منایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ فی الحال ۱۹ جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں ملی ہیں۔ جن جماعتوں کی طرف سے ابھی تک رپورٹ نہیں آئی ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد رپورٹ بھجوائیں۔

جماعت AACHEN : یوم تبلیغ کا آغاز نماز تہجد سے ہوا شہر کے مرکزی مقام پر سٹال لگایا گیا۔ پانچ دوستوں نے سٹال پر ڈیوٹی دی۔ مختلف احباب سے سوال و جواب ہوئے۔ ایک جرمن عورت نے اسلام میں عورت کے مقام پر کافی دلچسپ گفتگو کی۔ ۱۵ عدد فولڈر تقسیم کئے گئے۔

جماعت BADOLDESLOE - یوم تبلیغ کا آغاز صبح نو بجے ہوا۔ پانچ احباب نے دو گروپوں میں تقسیم ہو کر اپنے اپنے واقف کاروں کو لٹریچر دیا۔ ہسپتال اور بوڑھوں کے ہاتھ میں، اور ایک ترکی کی دوکان پر لٹریچر رکھا گیا۔ جماعت کے باقی تمام دوستوں نے جو کہ کام سے چھٹی نہ کر سکے تھے اپنے اپنے مقام کار پر انفرادی طور پر تبلیغ کی۔

جماعت HIELDSHEIM : یوم تبلیغ کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ خراب موسم کی وجہ سے باہر سٹال یا تبلیغ کا انتظام نہ ہو سکا۔ مردوں اور عورتوں کے الگ الگ اجلاس کیے گئے۔ تبلیغ کی اہمیت اور طریق پر تقریر ہوئی۔

جماعت DITHMARCHEN : علاقہ کے معزز اور سمجھدار لوگوں سے ملاقاتیں کی گئیں اور لٹریچر دیا گیا۔ ہمارے ایک طالب علم نے جس کو اس کی کوششوں کے نتیجہ میں اس کے سکول نے اسلام پر تعارفی تقریر کے لئے بلایا تھا، اس نے اپنے سکول میں اسلام و احمدیت کا تعارف کروایا۔

جماعت RADEVORMWALD : قریبی شہر WUPP-ERTAL کے شہر کے مرکزی مقام پر سٹال لگایا گیا۔ کل نو دوستوں نے سٹال پر ڈیوٹی دی۔ ۲۱ کتب اور ۵ فولڈرز تقسیم کئے گئے سینکڑوں لوگوں سے جماعت کا تعارف ہوا۔ امریکن (افریقنوں) ٹورسٹوں کا ایک گروپ آیا ہوا تھا انہوں نے انگلش لٹریچر اپنی خواہش اور ضرورت کے مطابق خود لیا۔ ایک فرنچ شخص نے فرنچ لٹریچر لیا۔ تین فلسطینی دوستوں سے امام مہدی کے ظہور پر گفتگو ہوئی۔ یہ جماعت کے نام سے پہلے ہی متعارف تھے۔ یہ لوگ جرمن اور عربی لٹریچر لے گئے۔ ہمارا پتہ اور مشن ہاوس کا فون نمبر بھی انہوں نے لیا۔

جماعت SCHWETZINGEN : جماعت کے تقریباً سبھی افراد نے مختلف اوقات میں تبلیغی اسٹال پر ڈیوٹی دی۔ پانچ جرمن آدمیوں کو اسلام و احمدیت سے متعارف کرایا گیا۔ ایک جرمن نے ایک عدد قرآن مجید ہدیۃً لیا۔

جماعت HUSUM : سٹال لگایا گیا۔ چار دوستوں نے ڈیوٹی دی۔ ۳۰ کے قریب فولڈرز وغیرہ تقسیم کئے گئے۔

جماعت KASSEL : صبح ۹ بجے اجتماعی دعا کے ساتھ سٹال لگایا گیا۔ ۱۲ دوستوں نے ڈیوٹی دی۔ دو اطفال نے جو کہ جرمن جانتے تھے پورا وقت دیا۔ ایک سو فولڈرز تقسیم کئے گئے اور پندرہ عدد چھوٹی چھوٹی کتابیں دی گئیں۔ ایک ایرانی اور کیتھولک سے گفتگو ہوئی، انہوں نے کتابیں بھی لیں اور دوبارہ رابطہ کا وعدہ بھی کیا۔

جماعت FREINSHEIM : بیس جرمن افراد اور ایک اسرائیلی ٹورسٹ اسٹال پر آئے۔ ۳۰ عدد فولڈرز تقسیم کئے گئے۔

جماعت RÖDELEIM : صبح دس بجے سے شام ۴ بجے تک تبلیغی اسٹال لگایا گیا۔ سٹال پر مختلف ممالک یعنی مراکو، انگلینڈ، جرمن، افغانی، ترکی، عربی افراد تشریف لائے۔ چار دوستوں نے پورا پورا وقت اسٹال پر دیا۔

جماعت GRIESHEIM : یوم تبلیغ کا آغاز دعا کے ساتھ کیا گیا۔ سٹال لگایا گیا۔ آٹھ غیر مسلم افراد سے گفتگو ہوئی۔

جماعت HÖCHST : موسم خراب ہونے کے باوجود سٹال لگایا گیا۔ ۳ جرمن، ۲ عربی، ۳ ترکی احباب سے گفتگو ہوئی اور ان کو

جماعتِ احمدیہ مغربی جرمنی کے لیئے

۱۹۹۰ء کے دوران اہم تقریبات

۲۰ر جنوری (بروز ہفتہ) ...... پہلا یوم تبلیغ

۱۷، ۱۸ر فروری (ہفتہ، اتوار) ...... تربیتی کیمپ داعیان الی اللہ

۲۴ر فروری (بمطابق ۲۰ر فروری) .. یوم مصلح موعود (برائے احباب)

۲۵ر فروری (بمطابق ۲۰ر فروری) ... یوم مصلح موعود (برائے خواتین)

۳ر مارچ .... دوسرا یوم تبلیغ

۲۴ر مارچ (بمطابق ۲۳ر مارچ) یوم مسیح موعود (برائے احباب)

۲۵ر مارچ (بمطابق ۲۳ر مارچ) یوم مسیح موعود (برائے مستورات)

۲۸ر مارچ — .... آغاز رمضان المبارک (اندازاً)

۱۵ر اپریل .... جلسہ سیرت النبیؐ (احباب و مستورات)

۲۶ر اپریل .... عید الفطر (اندازاً)

۲۹ر اپریل .... یوم اطفال

۵-۶ مئی - سالانہ اجتماع انصار اللہ مغربی جرمنی (بمقام ناصر باغ)

۱۰ر مئی .... تیسرا یوم تبلیغ

۱۸، ۱۹ اور ۲۰ مئی .... مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ جرمنی

۲۷ر مئی .... یوم خلافت

۱، ۲، ۳ر جون .... جلسہ سالانہ مغربی جرمنی

۱۶ر ۱۷ر جون .... تربیتی کیمپ داعیان الی اللہ -

۸ر جولائی .... عید الاضحیٰ - (اندازاً)

۲۱ر جولائی .... چوتھا یوم تبلیغ

۲۷، ۲۸، ۲۹ جولائی - .... جلسہ سالانہ یوکے

۴ر اگست .... پانچواں یوم تبلیغ

۷، ۸، ۹ ستمبر - نیشنل سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ - (گروس گیراؤ)

۲۹ر ستمبر .... تربیتی کیمپ داعیان الی اللہ -

۴ر اکتوبر .... چھٹا یوم تبلیغ

۲۴ر اکتوبر - جلسہ پیشوایان مذاہب - (فرانکفرٹ شہر میں)

۲۷ر اکتوبر ... جلسہ پیشوایان مذاہب (تمام جماعتیں) -

۲۴، ۲۵ر نومبر ..... تربیتی کیمپ - (داعیان الی اللہ) -

۲۵ر تا ۳۱ر دسمبر .. تربیتی کیمپ تمام ریجنز - (تمام مشنز میں)

ضروری اطلاعات

(۱) پناہ گزینوں کے معاملات سے متعلق ایک وکیل نے محترم امیر صاحب کے نام ایک خط میں بتایا ہے کہ احمدی افراد جو جرمنی میں پناہ کے طالب ہیں وہ وکلا کو ضرورت سے زیادہ فیس ادا کر رہے ہیں۔ احمدیوں کو ہرگز ہرگز اس قدر زیادہ رقوم بطور فیس ادا نہیں کرنی چاہئیں، کیونکہ اکثر وکیل بعد ازاں حکومت سے اخراجات وصول کرتے ہیں۔

عام طور پر ایک کیس کے اخراجات DM 248,30 ہیں، ان پر ٹیکس وغیرہ لاگو ہو کر قدرے زیادہ رقم بن سکتی ہے۔ اگر آپ برسر روزگار نہیوں اور یہ بات ثابت کر سکیں کہ آپ کی آمدنی بہت کم ہے تو PRO ESS KOSTEN HILFE کے لیئے بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مزید معلومات کیلئے ادارہ سے خط و کتابت کی جا سکتی ہے۔

(۲) KASSEL کی عدالت کے بعد KÖLN کی عدالت نے زبانی طور پر یہ یقین دہانی کروائی ہے کہ احمدیوں کے پناہ کے کیسوں پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔ شرط صرف یہ ہے کہ درخواست کنندہ واقعتاً احمدی ہو۔

اپنا کیس بیان کرتے وقت کسی قسم کی کہانی بنانے کی بجائے صرف حقیقت بیان کریں اور اگر آپ پر پاکستان میں ظلم ہوا ہے تبھی کہیں کہ ظلم ہوا ہے، ہر بات سچ سچ بیان کریں۔ یاد رہے کہ پاکستان میں احمدیوں پر بحیثیت مجموعی ظلم و ستم ہو رہا ہے اور یہاں کی عدالتیں یہ حقیقت تسلیم کر چکی ہیں۔

واضح رہے کہ جرمنی میں عدلیہ آزاد ہے اور جج صاحبان اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کر سکتے ہیں۔ لیکن آخر کار فیصلہ احمدیوں کے حق میں ہوگا (انشاء اللہ) اسی بات کو سمجھنے کے لیئے آپ کو علم ہے کہ بعض دوستوں کے جرمنی پہنچتے ہی ابتدائی کاروائی میں کیس منظور ہو جاتا ہے اور بعض کو کئی سالوں کے بعد پناہ کا حق ملتا ہے

اگر تحقیقات کی کاروائی کے باعث شعبہ امور عامہ سے احباب جماعت کے سرٹیفکیٹ اور تصدیق میں تاخیر ہو جائے تو اُن سے درخواست ہے کہ وہ جلدی نہ ڈالیں اور صبر و تحمل سے کاروائی مکمل ہونے کا انتظار کریں۔

(مندرجہ بالا اطلاعات مکرم و محترم امیر صاحب مغربی جرمنی کی طرف سے موصول ہوئی ہیں)

بقیہ : الٹی میٹم

پہلے مورخہ ۶ نومبر کو چک سکندر میں دس احمدی احباب کا سامان اسی محمد امیر کی نگرانی میں برسرِعام نیلام کر دیا گیا۔ ان احمدی احباب کے سامان کی یہ نیلامی پولیس کی موجودگی میں عمل میں آئی ہے۔ یاد رہے کہ ۱۶ جولائی سے چک سکندر میں پولیس مسلسل تعینات رہتی ہے، اب بھی تقریباً ۵۰ کے قریب پولیس والے چک میں موجود رہتے ہیں اور کسی احمدی کو بھی اپنے گھر واپس جانے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ اور نہ ہی کسی کو ان کے مکانات کی مرمت یا دیکھ بھال کی اجازت دی جا رہی ہے جن احمدیوں کے سامان کو نیلام کیا گیا ہے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ عبد الخالق صاحب ۲۔ محمد یحییٰ صاحب ۳۔ خان محمد صاحب ۴۔ محمد ناصر صاحب ۵۔ عبد الرشید صاحب ۶۔ رفیق احمد صاحب ثاقب ۷۔ شریف صاحب ۸۔ نبات اللہ صاحب ۹۔ نور محمد صاحب۔

انہوں نے کہا کہ ان تمام حالات کی اطلاع متواتر زبانی اور تحریری طور پر تمام حکام بالا کو دی جا رہی ہے لیکن ابھی تک بہتری کی صورت یا کوئی خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوتے بلکہ دن بدن حالات متواتر دگرگوں اور مخدوش ہوتے جا رہے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ اس جمعہ پھر چک سکندر میں خون کا جمعہ بازار رنگایا جائے اور اسی طرح خون کی ہولی کھیلی جائے جس کا اعلان چند روز پہلے امیر محمد نے چک سکندر میں کیا تھا۔

مکرم راجہ غالب صاحب نے کہا کہ اس ہنگامی پریس کانفرنس کی صورت میں قومی پریس کی وساطت سے تمام ذمہ دار حکام اور محب وطن عناصر کو بروقت اطلاع دینا ضروری سمجھا گیا ہے تاکہ سب کے علم میں ہو کہ پنجاب میں عموماً اور ضلع گجرات میں خصوصاً چک سکندر اور کھاریاں کے نواح میں حالات کیا رخ اختیار کر رہے ہیں۔ اور مذہبی منافرت کیا شکل اختیار کر رہی ہے، مقامی انتظامیہ کب تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے رہے گی۔ اور ان عناصر کی سرکوبی کے لئے کب کوئی قدم اٹھائے گی۔

انہوں نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ جناب پرویز الٰہی، صوبائی وزیر بلدیات اور دیہی ترقی اور چوہدری اعتزاز احسن صاحب مرکزی وزیر داخلہ اور جناب فخر زمان صاحب صوبائی صدر پنجاب پیپلز پارٹی یہ تینوں معزز اور بااختیار اور باوقار ہستیاں ضلع گجرات سے براہ راست تعلق رکھتی ہیں لیکن ضلع گجرات میں جو کچھ ہو رہا ہے اس سلسلہ میں ان کی طرف سے کوئی خاطر خواہ اقدام نہیں اٹھائے گئے۔

انہوں نے کہا کہ ان تینوں سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ اس طرف متوجہ ہوں اور حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ مذہبی منافرت کی ایسی سنگین شکل ملک و قوم کے لئے بہت خطرناک ثابت ہوگی۔ وزیر اعلیٰ صاحب پنجاب اور وزیر اعظم صاحبہ کی خدمت میں بھی یہی درخواست ہے۔

اس موقعہ پر انہوں نے اس تمام سانحہ کے متعلق چند مراسلات جو کہ چک سکندر کے رہنے والوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ کو چک سکندر کے موجودہ حالات کے بارے میں لکھے ہیں ان کے کچھ اقتباسات اخبار نویسوں کو پیش کئے۔ مکرم راجہ صاحب نے یہ بھی بتایا کہ ان واقعات کی اطلاع صوبائی ہوم سیکرٹری کو بھی دے دی گئی ہے۔ روزنامہ ڈان ۲۴ نومبر)

(الفضل ۲۸ نومبر ۱۹۸۹ء)

بقیہ : فری میڈیکل کیمپ

جماعت احمدیہ بہاولپور کے زیر انتظام ۲۴ نومبر ۱۹۸۹ء کو چک نمبر ۶ عباسیہ ضلع رحیم یار خان میں مفت علاج کے لئے ایک فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ پولیس کو اطلاع ملی تو انہوں نے آکر کیمپ کے انچارج احمدی ڈاکٹر مکرم قاضی محمد اظہر صاحب اور میڈیکل کالج کے آخری سال کے دو طالب علموں مکرم سید شہود احمد صاحب ابن سید مسعود احمد صاحب وکیل صد سالہ جوبلی اور مکرم علم الدین صاحب ابن مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مربی سلسلہ کے علاوہ ریٹائرڈ میجر مبشر احمد صاحب، مکرم ناصر احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ، مکرم عبد المجید شکرانی صاحب قائد خدام الاحمدیہ اوچ شریف اور مکرم عبد الرزاق صاحب شکرانی کو زیر دفعات ۲۹۸ سی اور ۱۶ ایم پی او گرفتار کر لیا۔

یاد رہے کہ جماعت احمدیہ کے شعبہ خدمت خلق کے تحت ایسے کیمپ ہمیشہ لگائے جاتے ہیں جن میں احمدی ڈاکٹر صاحبان اپنے وقت سے حصہ دے کر مفت طبی معائنہ کرتے ہیں اور جماعت کی طرف سے غریبوں اور مستحق لوگوں کو مفت دوائی بھی دی جاتی ہے، اس دفعہ بھی یہ کیمپ معمول کے مطابق لگایا گیا مگر پولیس نے سات احمدیوں کو خدمت خلق کے جرم میں گرفتار کر لیا۔ (ناظر امور عامہ) (الفضل ۲۷ نومبر ۱۹۸۹ء)

تبدیلی پتہ

مکرم عبد القیوم صاحب شاکر قائد مجلس خدام الاحمدیہ فرانکفرٹ شہر کا پتہ تبدیل ہوگیا ہے۔ احباب نیا پتہ نوٹ فرمالیں۔

ABDUL QAYYUM SHAKIR

GRÜNDEN SEE STR. 33

6000 FRANKFURT/M-61

فون نمبر: 069- 42 54 49

بقیہ : شراب

کہا گیا ہے تو جنت کی شراب کو پاک اور پاک کرنے والی قرار دیا گیا ہے۔ اگر دنیا کی شراب کو بغض اور عداوت پیدا کرنے والی بتایا گیا ہے تو اخروی شراب کا نتیجہ یہ بتایا ہے کہ لغو باتیں کرنے اور گالی گلوچ سے وہ بچانے والی ہوگی۔ اگر دنیاوی شراب کو عمل شیطان کہا گیا ہے تو اخروی شراب کے متعلق کہا گیا ہے کہ نہ اس سے نشہ پیدا ہوگا نہ خمار، دنیاوی شراب کی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ اس سے بچو تو اخروی شراب کی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ اگر کسی نے کوئی خواہش کرنی ہو تو وہ اسی شراب کے حصول کی خواہش کرے۔

ان اختلافات سے روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ جنت کی وہ چیز جس کا نام شراب رکھا گیا ہے نہ صرف یہ کہ دنیوی شراب سے مختلف ہے بلکہ وہ مادی چیز بھی نہیں۔ کیونکہ مادی چیز خواہ کیسی بھی اعلیٰ ہو وہ نہ تو دل کو پاک کر سکتی ہے اور نہ اس سے کثرت اور بلندی پیدا ہوتی ہے۔ کثرت اور بلندی تو کسی روحانی چیز سے ہی پیدا ہو سکتی ہے ؎

بقیہ : کرسمس

کہ وہ مریم کو اپنے گھر لے جائے۔ یوسف نے پہلے انکار کرنا چاہا مگر خدا تعالیٰ نے اسے خواب میں حکم دیا کہ وہ انکار نہ کرے اور مریم کو اپنے گھر لے آئے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں مریم کو گھر لے آیا اور تقریباً چار یا پانچ ماہ گھر رکھنے کے بعد کوئی بہانہ بنا کر مریم کو لے کر سفر پر چل پڑا اور بیت الحم پہنچ کر بچہ پیدا ہوا۔ اور کئی سال مصر میں رہنے کے بعد بچے کو لیکر واپس آئے۔

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ دوسری صدی عیسوی میں کرسمس کے تہوار کی ابتداء ہوئی۔ اور چوتھی صدی عیسوی میں اس نے عوام میں مقبولیت حاصل کی۔ اس کے منانے میں عیسائیوں میں اختلاف بھی رہے۔ چنانچہ ایک وقت سکاٹ لینڈ میں اس کا منانا بند کر دیا گیا تھا۔ کرسمس کارڈ کی ابتداء ۱۸۴۶ء میں ہوئی اور کرسمس درخت کا رواج جرمنی میں وسطی دور میں ہوا۔ رومن کیتھولک اور بعض پروٹسٹنٹ گرجا گھروں میں آدھی رات سے اس کی تقریبات شروع ہوتی ہیں ؎

بقیہ : رپورٹ تقریب

درخواست پر محترمہ مسز عائشہ صاحبہ نے احباب کے سامنے پیش فرمایا، جس میں پردہ کی اہمیت و احادیث، طریقہ پردہ اور پردے کے درجات پر روشنی ڈالی گئی ؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان فرق کے سوال کا جواب قرآن و حدیث اور بائبل کے حوالہ جات سے دیا گیا اس کے علاوہ مختلف نوعیت کے سوالات کے جوابات دیے گئے۔

محفل سوال و جواب کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کوبلنز نے معزز مہمانان کرام کا ان کی آمد پر شکریہ ادا کیا اور اس طرح یہ محفل برخاست ہوئی۔ اس محفل میں حاضرین کی کل تعداد ۱۰۴ تھی۔ جس میں جرمن احباب ۳۱۔ فرنسیسی ایک۔ سومالیہ ۲۔ لبنان ایک۔ پاکستان غیر از جماعت ۳۔ اور ۶۶ احمدی احباب شامل تھے۔ مشن سے محترم امیر صاحب کے علاوہ مکرم طارق گڈرٹ صاحب، مکرم رانا صفدر صاحب اور میر لطیف صاحب نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ ریجنل امیر صاحب، و مربی سلسلہ کولون بھی اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ یہ پروگرام کل ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہا

اس پروگرام کی تشہیر و کامیابی کے لیے شہر کے ایک اہم مقام پر ایک ہفتہ کا تبلیغی اسٹینڈ اور نمائش شہدائے احمدیت لگائی گئی ؎ اور مختلف تنظیموں اور طبقہ کے لوگوں سے رابطہ کیا گیا۔ دوران پروگرام بھی ہال کو جماعت کے تعارف کی کتب اور لٹریچر، شہدائے احمدیت، اور جماعت احمدیہ دنیا بھر میں کا نقشہ، جرمنی جماعتوں کا نقشہ اور دیگر نمائشی تصاویر، کلمہ طیبہ کا ترجمہ، اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کی تصاویر سے سجایا گیا تھا۔

اس پروگرام کو کامیاب کرنے کے لیے صد سالہ جوبلی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جنہوں نے دن رات خوب محنت اور لگن سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

موصیان توجہ فرمائیں

(۱) موصیان / موصیات کی خدمت میں فارم اصل آمد بھجوائے جا چکے ہیں۔ براہ کرم پندرہ جنوری تک فارم پر کر کے واپس ارسال فرمائیں۔ اگر کسی موصی / موصیہ کو فارم نہ مل سکا ہو تو خط لکھ کر طلب فرمالیں (۲) جرمنی میں نئے آنیوالے موصیان اپنا وصیت نمبر، پتہ، فون نمبر و دیگر جملہ کوائف سے فرانکفرٹ مشن کو مطلع فرمائیں ـــــ سید سلیم احمد گیلانی (صدر مجلس موصیان، مغربی جرمنی)

بقیہ : حیاۃ طیبہ

یعنی ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ تو سرد اور سلامتی ہوجا۔ چنانچہ اسی وقت اس ہندو اور نیز کئی اور ہندوؤں کو جو اب تک اس قصبہ میں موجود ہیں اور اس کے باشندہ ہیں۔ اس الہام سے اطلاع دی گئی اور خدا پر کامل بھروسہ کرکے دعویٰ کیا گیا کہ وہ ہندو ضرور صحت پا جائے گا، اور اس بیماری سے ہرگز نہیں مرے گا۔ چنانچہ بعد اس کے ایک ہفتہ نہیں گزرا ہوگا کہ ہندو مذکور اس جانگداز مرض سے بکلّی صحت پاگیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک" ۔ (براہین احمدیہ حصہ سوم صہ ۲۲۷ - ۲۲۸) ۔

ایک بے مثال روحانی انقلاب کی رات

حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی جنہیں غزنی کے ظالم علماء نے وہابی مشہور کرکے جلاوطن کردیا تھا اور جن کے ساتھ حضرت اقدسؑ کی دو ملاقاتیں بھی امرتسر کے علاقہ میں ہوئی تھیں۔ ان کی وفات سے کچھ عرصہ قبل (وفات پندرہ فروری ۱۸۸۱ء کو ہوئی تھی) حضرت اقدس کو گورداسپور میں قیام کے دوران ایک رات خواب میں بتایا گیا کہ حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کا زمانہ وفات قریب ہے۔ آنکھ کھلنے پر آپ نے یہ محسوس کیا کہ ایک آسمانی کشش آپ کے اندر کام کررہی ہے، یہاں تک کہ الہام الٰہی کا سلسلہ آپ پر جاری ہوگیا۔ آپ اس رات کے روحانی انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

"وہی ایک رات تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے بتمام وکمال میری اصلاح کردی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی پیدا ہوگئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادے سے نہیں ہوسکتی" ۔ (نزول المسیح صہ ۲۳۷)،

(باقی آئندہ)

بقیہ : مجلس علم و عرفان

کا غلبہ اور اس کا اثر سب قوموں پر چھا جائے گا اور اس طرح سرایت کرجائے گا کہ اگر کسی کو براہِ راست اثر نہیں پہنچتا تو اس کا دھواں ضرور پہنچے گا، تو یہ دھوئیں والی بات ہے، مغربی معاشرے میں رہتے ہوئے یہ ناممکن ہے کہ کلیتہً حرام کے دھوئیں سے انسان محفوظ رہ سکے، دھواں تو بہرحال پہنچے گا، اس کے لیے پھر یہی ہوسکتا ہے کہ استغفار کریں اور حتی المقدور اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں۔

بقیہ : سلامتی کا تعویذ

◉ آج اگر ہم بھی حقیقی تقویٰ کو پالیں تو خدا تعالیٰ ہمارے لئے بھی وہی نشان ظاہر فرمائے گا جو وہ ہمیشہ سے اپنے اتقیاء کیلئے دکھاتا آیا ہے۔

آئیے ہم سب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا خدا تعالیٰ سے مانگیں :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی ؕ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔

بقیہ : غلبۂ اسلام کی مہم

ملک	تعداد ہسپتال مع ڈینٹل کلینک	تعداد ہائر سیکنڈری سکول
سیرالیون	۴	۲۱
گیمبیا	۵ بمعہ ایک ڈینٹل کلینک	۳
آئیوری کوسٹ	۱	ـ
لائبیریا	۱	۱
تنزانیہ	۱	ـ
یوگنڈا	۲	۱
	۱	۱
میزان	۲۴	۴۰

اب تک ان ہسپتالوں سے پچاس لاکھ سے زائد مریض فیضیاب ہوچکے ہیں۔ اور ایک لاکھ سے زائد اپریشن بھی ان میں ہوئے ہیں۔ اور دس ہزار سے زائد طلبہ سکولوں سے تعلیم پا چکے ہیں ۔

ان اداروں میں کام کرنے والے (۱) پاکستانی (۲) ہندوستانی (۳) غانین (۴) نائیجیرین (۵) بنگلہ دیشی (۶) ماریشین (۷) برطانوی (۸) وقف زندگی ڈاکٹروں اور انجنیئروں کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں مقامی لوگ ان کے ممد و معاون ہیں۔ امسال ان کا بجٹ بارہ کروڑ روپے سے بڑھ گیا ہے۔ علاوہ ازیں سینکڑوں پرائمری سکول بھی ان ممالک میں کام کررہے ہیں جن کے طلبہ کی تعداد ایک لاکھ سے تو زائد ہی ہوگی۔ پرائمری سکولوں کا بجٹ بھی الگ ہے۔ (جاری ہے)

خدّام کا کالم

نیا سال مبارک

تمام خدام و اطفال کو نیا سال مبارک ہو۔ ہر نیا سال ہمیں ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہے، ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ ذمہ داریوں کے لحاظ سے جو کمی گذشتہ سال رہ گئی تھی اس کو اس سال پورا کریں گے۔ جماعت ایک اہم دور سے گزر رہی ہے ہمارا یہ فرض ہے کہ خلیفۂ وقت کے ہر ارشاد کی تعمیل میں اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ خدا کرے کہ یہ سال جماعت کے لیئے بہت ہی برکتوں والا سال ہو۔ جو احمدی محض خدا کی خاطر دکھوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہیں خدا تعالیٰ ان کے لیئے نجات کے دروازے کھول دے اور ان کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ خدا تعالیٰ آپ سب کا ہر لمحہ حافظ و ناصر ہو اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(فلاح الدین خان ـ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی)

اعلانات

- تمام قائدین مجالس کو بجٹ فارم تجنید فارم ارسال کیا گیا ہے، اولین فرصت میں مکمل کر کے مرکز (فرانکفرٹ) کو ارسال کریں۔ نیز چندہ مجلس جمع کرواتے وقت سٹیٹمنٹ فارم ضرور جمع کروایا کریں، جس میں قائد مجلس کے دستخط لازمی ہوں۔
- جو مجالس لوکل ڈیمانڈ کرتی ہیں وہ براہ راست صدر مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کو لکھا کریں۔ نیز اپنا اکاؤنٹ نمبر، بینک کا نام BANK-LE ZAHL نمبر ضرور ساتھ لکھا کریں۔
- قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ جہاں تین اطفال ہیں وہاں اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کا قیام عمل میں لائیں۔ اور ان کی ماہانہ کارکردگی سے مطلع کیا کریں اسی طرح قائدین مجلس سے گذارش ہے کہ ماہانہ کارکردگی کی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک ارسال کریں۔
- "مشکوٰۃ" رسالہ کی دو کاپیاں ہمارے پاس موجود ہیں۔ خدام کی خدمت میں گذارش ہے کہ "مشکوٰۃ" کے زیادہ سے زیادہ خریدار بنیں۔ اس کا سالانہ چندہ ۲۰ مارک ہے۔
- خدام الاحمدیہ کا اپنا سہ ماہی اخبار شائع کرنے کا پروگرام ہے، خدام سے گذارش ہے کہ اخبار/رسالہ کا نام تجویز کر کے فرنکفرٹ مرکز کو ارسال کریں، اچھا نام تجویز کرنیوالے خادم کو اجتماع کے موقع پر انعام دیا جائیگا

(بقیہ ۲۸)

لٹریچر بھی دیا گیا۔ دو اطفال نے بازار میں چکر لگا کر احمدیت کا پیغام تقسیم کیا۔

جماعت BONAMES : تبلیغی اسٹال لگایا گیا۔ کُل نو افراد نے اسٹال پر تشریف لا کر دلچسپی ظاہر کی۔

جماعت MOSCHEE : خراب موسم اور نامناسب جگہ کی وجہ سے کوئی قابل ذکر کارکردگی نہ ہو سکی۔ ۴ دوستوں نے ڈیوٹی دی

جماعت GINHEIM : اسٹال لگایا گیا۔ جرمن اور ترکی احباب اسٹال پر تشریف لائے۔ ۷ دوستوں نے یوم تبلیغ کے سلسلہ میں کام کیا

جماعت ESCHERSHEIM : رپورٹ مظہر ہے کہ یوم تبلیغ کے سلسلہ میں سٹال لگایا گیا۔ سٹال پر جرمن، پولینڈ اور USSR کے احباب تشریف لائے۔ اس موقع پر ۸ خدام اور دو انصار نے ڈیوٹی دی۔

جماعت BORNHEIM : یوم تبلیغ پر اسٹال لگایا گیا۔ ۱۲ افراد اسٹال پر آئے۔ ایک جرمن خاتون نے تحریری ریمارکس بھی دیئے۔

جماعت BADSEGEBERG : سٹال لگایا گیا۔ چونکہ اس شہر میں یہ پہلا سٹال تھا اس لیئے لوگوں نے کافی دلچسپی کا اظہار کیا سٹال پر دو افراد نے ڈیوٹی دی۔

جماعت OFFENBACH : یوم تبلیغ کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ آفن باخ کے دو ہسپتالوں میں جا کر ۱۰۰ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ پھول تقسیم کیئے گئے۔ باوجودیکہ دوستوں کو ہدایت تھی جماعت کا تعارف اس موقعہ پر نہ کرایا جائے تاہم بعض مریضوں نے بے لوث جذبات اور بے لوث خدمات سے متاثر ہو کر باصرار معلوم کر لیا کہ جماعت احمدیہ کے افراد ہیں۔ ایک ستر سالہ مریضہ نے کہا کہ آج تک میں نے ایسی بے لوث جماعت نہیں دیکھی۔ ایک مریضہ نے متاثر ہو کر ہمارے ایک چودہ سالہ احمدی بچہ کو کپڑوں کی پیشکش کی تو بچہ نے معذرت کرتے ہوئے جماعت کا اچھی طرح سے تعارف کروایا۔

دو عیسائی مبلغین سے ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوئی۔ حلقہ کے پانچ احباب نے بڑی محنت سے بھرپور حصہ لیا۔

ریجن STUTTGART : ریجنل سیکرٹری اصلاح و ارشاد مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورے ریجن میں یوم تبلیغ منایا گیا ہے۔ مفصل رپورٹوں کا انتظار ہے ورلنور جماعت نے ایک لائبریری میں جہاں کتب کی نمائش تھی دو ہفتہ تک اپنا لٹریچر نمائش کیلئے رکھا۔

عبدالشکور اسلم (نیشنل سیکرٹری تبلیغ)

ضروری گزارش

گزشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو مخالفین جماعت کے لیڈروں کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ اس کی مدت ایک سال تھی۔ یہ مدت اب ختم ہو چکی ہے لیکن معلوم ہوتا ہے بعض جگہوں پر یہ چیلنج ابھی تک تقسیم کیا جا رہا ہے یہ درست نہیں۔ اب یہ پمفلٹ تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں اس سے محض غلط فہمی پیدا ہوگی۔ تمام احباب کرام مطلع رہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ جلسہ سالانہ یو۔کے کی وڈیو صرف احمدیوں ہی کو نہیں بلکہ وسیع پیمانے پر غیر از جماعت معززین کو دکھائی جائے۔ اس کا خاص اثر طبیعتوں پر مرتب ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں انتہائی اثر انگیز اور پر تاثیر نظارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مختلف اسفار کی وڈیو ریکارڈنگ میں موجود ہیں۔ خصوصاً کینیڈا میں استقبال اور جلسہ وغیرہ کی وڈیو کے غیر معمولی اثر کے بارہ میں رپورٹس موصول ہوئی ہیں۔ اس لئے ایسی وڈیو ریکارڈنگ بھی وسیع پیمانے پر معززین کو دکھانے کا انتظام کریں۔

یہ ضروری نہیں کہ معززین کو بلا کر وڈیوز دکھائی جائیں' ان کو کاپی کر کے بھی دی جا سکتی ہیں۔ اسی سلسلہ میں جامع پروگرام بنا کر تعمیل شروع کریں اور خدمت اقدس میں رپورٹ بھجوائیں' جزاکم اللہ ـــ مبارک احمد ساقی (ایڈیشنل وکیل التبشیر، لندن)

● اعلان تقرری نائب ایڈیٹر

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم و محترم عبدالرحیم احمد صاحب کو اخبار احمدیہ کا نائب ایڈیٹر مقرر کیا گیا ہے۔

(عبداللہ واگس ہاؤزر ـــ امیر جماعت مغربی جرمنی)

اعلان: ایسے احباب جو شعبہ اشاعت میں پیکنگ کے کام کے لئے اپنے اوقات کی قربانی کے خواہشمند ہوں وہ "وقف عارضی" کر کے اس مبارک موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اپنے کوائف شعبہ وقف عارضی کو مسجد نور کے پتہ پر بھجوائیں۔ (عبدالرحیم احمد، سیکرٹری وقف عارضی)

تحریک جدید کے سلسلہ میں ضروری گذارش

تحریک جدید کے مالی سال کا اعلان حضور اقدس نے ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو فرما دیا تھا۔ اس دفعہ جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کا وعدہ چار لاکھ مارک حضور اقدس کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور اقدس نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا:

"ماشاء اللہ چشم بد دور' جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ"

تمام احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ بڑھ چڑھ کر وعدہ جات پیش کریں اور جنوری کے وسط تک اپنے وعدہ جات بھجوا دیں اس بات کا خیال رکھیں کہ امسال وعدہ مغربی جرمنی ۳ لاکھ مارک سے ۴ لاکھ مارک کیا گیا ہے اسی طرح آپ اپنے وعدہ میں ۲۵ فیصد اضافہ فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ احباب و خواتین صف اول میں شامل ہوں۔

عبدالرشید بھٹی (سیکرٹری تحریک جدید مغربی جرمنی)

ضروری اعلان

(۱) تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ حضور اقدس کی خدمت میں خط لکھتے وقت اپنا مکمل پتہ باہر لفافہ پر لکھنے کے ساتھ اندر خط پر بھی ضرور مکمل اور صاف پتہ لکھا کریں۔ بعض احباب کے خطوط پتہ نہ ہونے کی وجہ سے یا نامکمل ہونے کی وجہ سے ان تک نہیں پہنچائے جا سکتے۔ (نوٹ: بہتر ہوگا اگر اپنے پتے کے ساتھ جس جماعت میں آپ رہائش پذیر ہیں اس جماعت کا نام بھی لکھ دیا کریں۔

(۲) تمام صدران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی تجنید کا از سر نو جائزہ لیکر مرکز کو آگاہ فرمائیں۔ اکثر دوست اپنے پتہ جات بدلتے رہتے ہیں، کچھ نئے احباب جماعت میں آتے ہیں اور بعض دوسری جماعتوں میں چلے جاتے ہیں۔ براہ کرم ان تمام امور کو دیکھتے ہوئے اپنی تجنید کی نئی فہرست تیار کرنے کے بعد مرکز فرینکفرٹ کو ارسال فرمائیں۔

مبشر احمد باجوہ (نیشنل جنرل سیکرٹری)

ولادت

(۱) مکرم مبارک احمد صاحب آف NORDEN کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی سے نوازا ہے، ازراہ شفقت حضور اقدس نے بچی کا نام عصمت مبارک تجویز فرمایا ہے۔

(۲) مکرم محمد اکبر خان صاحب رانا آف SCHMMITTEN کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹ اکتوبر ۸۹ء کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضور اقدس نے ازراہ شفقت رانا ہمایوں اکبر تجویز فرمایا ہے نومولود تحریک وقف نو کے تحت زندگی وقف ہے۔ اور مکرم چوہدری غلام اللہ خان (سابق ڈرائیور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ) کا پوتا ہے۔

(۳) مکرم مبشر احمد صاحب فاروقی آف FULDA کو اللہ تعالیٰ نے تیسرے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضور اقدس نے ازراہ شفقت مظفر احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو کے تحت زندگی وقف ہے۔

(۴) مکرم چوہدری سرفراز احمد صاحب آف BAD MARIENS BERG کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام رضوان احمد نعمان تجویز کیا گیا ہے

(۵) مکرم مبارک احمد صاحب آف ہائیڈل برگ کو اللہ تعالیٰ نے یکم دسمبر ۱۹۸۹ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام آصفہ احمد تجویز کیا گیا ہے۔

(۶) مکرم رانا محمد شریف صاحب آف KARLSRUHE کو مورخہ ۲۸ جون ۸۹ء کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضور اقدس نے رانا محمد فاتح طاہر تجویز فرمایا ہے۔

(۷) مکرم سید طارق محمود شاہ صاحب آف فرینکفرٹ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام مجیب احمد تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام بچوں کو نیک و خادم دین بنائے۔ اور ہمیشہ صحت سے رکھے۔ آمین۔

بات کرو

ضیاء الحسن شاکر، ہائیڈل برگ

خوش رہو خوش دلی کی بات کرو
رنج میں بھی خوشی کی بات کرو

بے عمل زندگی ہے لاحاصل
باعمل زندگی کی بات کرو

ہو اندھیرا جہاں جہالت کا
علم کی روشنی کی بات کرو

نہ کسی کی نظر میں بد ٹھہرو
نہ کسی سے کسی کی بات کرو

سادگی شیوۂ مسلماں ہے
ہر گھڑی سادگی کی بات کرو

کچھ عداوت سے ہم کو کام نہیں
آشتی، دوستی کی بات کرو

رات دن، صبح و شام تم شاکر
اپنے پیارے نبیؐ کی بات کرو

آمین

(۱) مکرم نعمان خان صاحب آف وٹسلر کی بیٹی عزیزہ نغمانہ ہما خان نے ۵ سال کی عمر سے پہلے قرآن کریم کا پہلا دور ختم کر لیا ہے

(۲) مکرم محمد یعقوب صاحب جنجوعہ آف برگش گلیڈ باخ کی بیٹی عزیزہ فائزہ یعقوب جنجوعہ نے نو سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور ختم کر لیا ہے۔

(۳) مکرم محمد سلیمان صاحب کی دو بچیوں عزیزہ عزرا سلیمان عمر دس سال اور عزیزہ مبارکہ سلیمان عمر نو سال نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآن کریم سے وابستہ برکات کا وارث بنائے۔ آمین۔

نقطۂ نظر

یہ صفحہ ایسے خطوط کے لئے مخصوص ہے جن کا تعلق معاشی، معاشرتی، سماجی مذہبی اور دیگر مسائل سے ہے، اپنا نقطۂ نظر اور خیالات دوسروں تک پہنچانے کے لئے قلم اٹھایئے۔ تاہم آپ کی رائے سے ہمارا اتفاق ضروری نہیں ہے۔

● مکرمی و محترمی ایڈیٹر صاحب ! السلام علیکم

خاکسار کے بیٹے انس احمد نے بفضلہٖ قرآن پاک کا پہلا دور بعمر چار سال مکمل کر لیا ہے، الحمدللہ۔ خاکسار نے ضروری سمجھا کہ تقریب آمین کے سلسلہ میں خاکسار کے ذہن میں جو باتیں ہیں اخبار احمدیہ کے قارئین تک پہنچا دوں۔

تقریب آمین توجہ سے منانے پر ایک طرف بچوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے تو دوسری طرف بچوں کے ذہن میں عظمت و محبتِ قرآن پاک اجاگر کرنے کا ایک نہایت ہی اہم موقعہ ہے، نیز اسطرح بچوں کو غیر اسلامی لغو رسومات مثلاً جنم دن منانے کی رسومات وغیرہ سے دور رکھا جا سکتا ہے۔ جنم دن منانا مغربی تہذیب کی تقلید کی طرف پہلا قدم ہے جس سے نہ صرف پیسے اور وقت کا زیاں ہوتا ہے بلکہ بچوں میں غیر ضروری نمود و نمائش کی طرف رجحان ترقی پاتا ہے اور آہستہ آہستہ خاندان ہی نہیں بلکہ قومیں بھی اپنے اصل مقصد سے ہٹ جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طرزِ عمل سے ہمیں کہیں بھی جنم دن کی تقریب کا اہتمام نہیں ملتا اگر ملتا ہے تو آمین کی تقریب کا۔ آخر میں قارئین سے عزیزم موصوف کی درازیٔ عمر اور ترقیٔ علم کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

والسلام محمد صفدر رانا (WIESBADEN)

● مکرمی ایڈیٹر صاحب اخبار احمدیہ —— السلام علیکم !

میں نے جب سے پڑھنا سیکھا اخبار الفضل کو اپنے زیر مطالعہ رکھا اب جرمنی میں آیا تو یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ یہاں بھی اخبار احمدیہ شائع ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس اخبار کا معیار بہت بلند ہے۔ دینی لحاظ سے اس میں ہر قسم کے مضامین کا مطالعہ ہوتا ہے۔ اس کی کتابت اس کی سٹینگ بہت دل کو بھائی۔ اخبار احمدیہ کیلئے میری ایک تجویز ہے وہ یہ کہ ہر شمارے میں دو تین صفحوں پر کچھ روزمرہ الفاظ و فقرات اور ان کے آگے ان کا جرمن ترجمہ شائع کر دیا کریں۔ میرے خیال میں اس سے دو فائدے ہوں گے، ایک تو نئے آنے والے، جو صرف اردو جانتے ہیں انہیں دو تین ماہ میں جرمن زبان کے اچھے خاصے فقرات آجائیں گے دوسرا یہ کہ اخبار کی مانگ میں بھی اضافہ ہوگا۔ امید ہے آپ میری تجویز پر ضرور غور فرمائیں گے۔ والسلام

محمود سلیمان ۔ (HEILBRONN)

● مکرمی ! سلام مسنون !

کافی عرصہ سے اس موقعہ کی تلاش میں تھا کہ کسی طرح آپ تک اپنی یہ عاجزانہ شکایات پہنچا سکوں۔ آخر کار قارئین کے خطوط پر مشتمل اس نئے سلسلہ نے یہ موقعہ بہم پہنچا ہی دیا۔

مجھے اپنے اس خط میں کسی مذہبی یا معاشرتی و سماجی مسئلہ پر نہیں بلکہ اخبار احمدیہ کی اشاعت و ترسیل کے بارہ میں کچھ عرض کرنا مقصود ہے ہر چند کہ ہمارا اخبار احمدیہ اپنے بلند معیار، ظاہری و باطنی خوبصورتی اور اعلیٰ ترتیب و تزئین کے اعتبار سے کسی بھی معیاری ماہنامہ کے متوازی قرار دیا جا سکتا ہے لیکن اس کی بے قاعدہ اشاعت یقیناً اس کی شہرت پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ سچ یہ ہے کہ کبھی کبھار تو اس کے ماہنامہ ہونے پر بھی شک گزرنے لگتا ہے۔

دوسری اہم بات اس کی غیر ذمہ دارانہ ترسیل ہے، ورنہ انتہائی معیاری ڈاک کا نظام ہونے کے باوجود اخبار میں غیر معمولی تاخیر سمجھ میں آنے والی بات نہیں۔ اکثر سننے میں آتا ہے کہ فرانکفرٹ میں اخبار مہینہ کے ابتدائی ایام میں تقسیم ہو جاتا ہے لیکن بیشتر جماعتوں میں عام طور پر ۲۰ تاریخ کے بعد ہی پہنچ پاتا ہے۔ برائے مہربانی ان اہم امور کی طرف فوری اور سنجیدگی سے غور فرمائیں، شاید یہی ہمارے اخبار کے حق میں بہتر ہے —— احقر

ضیاء الحسن شاکر ۔ ہائیڈل برگ

قارئین "اخبارِ احمدیہ" کو

نیا سال مبارک ہو!

حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ذیلی تنظیموں کے لئے لائحہ عمل

پانچ بنیادی اخلاق

سچ کی عادت

نرم اور پاک زبان کا استعمال

غریب کی ہمدردی اور **دکھ درد** دور کرنے کی عادت

وسعتِ حوصلہ

مضبوط عزم اور ہمت

"یہ وہ پانچ بنیادی اخلاق ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری تنظیموں کو خصوصیت کے ساتھ اپنے تربیتی پروگرام میں پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ اِن پر اگر وہ اپنے سارے منصوبوں کی بنا ڈال دیں اور سب سے زیادہ توجّہ ان اخلاق کی طرف کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا فائدہ آئندہ سو سال ہی نہیں بلکہ سینکڑوں سال تک بنی نوع انسان کو پہنچتا رہے گا۔" (حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہ اللہ کے اس خطبہ کا مکمل متن آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دعوت الی اللہ میں کامیابی کے لئے پہلا قدم

— اخلاق کی درستی ہے —

"جس طرح دلائل کے لئے عقل ذریعہ ہے۔ اسی طرح اعمال کے لئے اخلاق ذریعہ ہے۔ اس لئے میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو۔ یہ بڑی بات نہیں کہ جھوٹ نہ بولو بلکہ میں کہتا ہوں کہ خطرناک حالات میں بھی سچ بولو، یہ نہیں کہ دوسروں کے حقوق نہ مارو بلکہ اگر اپنے حقوق بھی چھوڑنے پڑیں تو چھوڑ دو تا لوگ دیکھیں کہ تم میں اور ان میں فرق ہے کیونکہ یہی ایک بات ہے جس سے وہ مذہب کی خوبی کو دیکھ سکتے ہیں۔ ان کی مذہب کی آنکھ نہیں، اخلاق کی آنکھ ہے گو کمزور ہے۔ مثلاً تم کو ایک رنگ نظر آتا ہے اور دوسرے کو وہ مطلق نظر نہیں آتا۔ وہ اس کا قائل نہیں ہو سکتا۔ البتہ وہی رنگ اگر دوسرے کو دھندلا سا نظر آتا ہے جس کو تم صاف دیکھتے ہو تو وہ اس کو سمجھ سکتا ہے، اور تم اس کو منوا سکتے ہو۔ جب تم نصوص لے کر جاؤ گے تو وہ نہیں مانے گا لیکن جب اخلاق کے ساتھ جاؤ گے تو وہ تمہارا قائل ہو جائے گا۔ تم اخلاق کے ذریعہ آزمائے جاتے ہو کہ تم میں دوسروں کی نسبت زیادہ ہیں یا نہیں۔ لوگوں کو تمہاری روحانیت کے آزمانے کا موقع نہیں وہ پہلے تمہارے اخلاق کو دیکھتے ہیں۔ اس لئے تمہاری روحانیت ان کے لئے اتنی مفید نہیں جس قدر تمہارے اخلاق ان کو ہدایت کی طرف لانے میں ممد ہو سکتے ہیں۔ اس لئے پہلا قدم جس کے ذریعہ تم (دعوت الی اللہ۔ ناقل) کر سکتے ہو یا پہلا قدم جس کے ذریعہ تم اپنی روحانی حالت کی اصلاح کر سکتے ہو اور پھر غیر کو بھی کھینچ سکتے ہو وہ اخلاق ہیں"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء) —

Herausgeber: Ismail Noori · Verlag: DER ISLAM · Nuur Moschee · Babenhäuser Landstraße 25
D-6000 Frankfurt/M. · Tel. 069/681485 · Telex 416187 islam d · Telegr.-Adr.: »ISLAM« Frankfurt/M.